

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد لله رب العالمین  
 الشیطان الرجیم

والتوکل علی اللہ العزیز  
 و لا یغتر فی ذلک المؤمنون  
 و لا یتوکلون علی الناس  
 الا علی اللہ العزیز  
 و لا یغتر فی ذلک المؤمنون  
 و لا یتوکلون علی الناس  
 الا علی اللہ العزیز

مسلم سوختہ دل یونہی پریشان نہ ہو  
 وقت گزرے نہیں ہمت کو شش کا بے وقت  
 آٹھ کے دشمن کے مقابل پہ کھڑا ہوا تو  
 نہ سہی خود یہ وہ کام تو کر تو جس میں  
 عشق کا دعویٰ ہے تو عشق کے آثار دکھا  
 ابی آدم ہے نہ کچھ اور تجھے خیال سے  
 تجھ میں ہمت ہے تو کچھ کے دکھا دنیا کو  
 اپنے اجداد کے اعمال پہ ناز ان نہ ہو!

خلاۃ المسلمین الثاني المجلد

# احمدی جہتہ

(قادیانیا)

۱۹۳۲

۶

کمالی مقامندہ لا حضرت احمد حضرت

میرا بشیر الدین محمد و اسلمیۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ

امامہ کمالہ حضرت قادیان

خدا محمد یامین تاج کرب و قادیان

احمدی جہتہ کا ۱۵ واں سال

فی کاپی

ایک پیپی

گیلانی ایکٹرکٹ بکس لاہور میں باسٹم با یون نظام الدین برنٹر پیپی

۸ عدد

یہ کتاب زینت ہے ہر صوفی کا اور حضرت اولیاء علیہ السلام

۱۱/۱۶



اوقات سحری و افطار بابت ماہ رمضان المبارک بابت ۱۹۳۲ء

[illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

علاء الدین علی بن ابی طالب

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

# محبت رسول کے دلی جذبات

از قلم مبارک

عالی مقام فی الاحترام حضرت امیر المومنین حضرت علیؑ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کچھ ایسی کفر توڑ ہے کہ ہر شخص جس کے دل میں کفر کی کوئی گہوار ہو۔ آپؐ کے دشمنی رکھتا ہے۔ اور آپؐ کی مقدس ذات پر حملہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کیونکہ وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ آپؐ کی ترقی میں اس کا زوال اور آپؐ کی زندگی میں اس کی موت ہے۔ اسی وجہ سے جس قدر حملے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر ہوئے ہیں۔ اور کسی نبی پر خواہ عرب کا ہو یا شام کا۔ ہندوستان کا یا ایران کا نہیں ہوئے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ دشمنان اسلام آپؐ پر حملہ کرنے میں ایک حد تک معذور ہیں کیونکہ اسلام کے ذریعہ سے ان کے مکروں اور جھیلوں کا تانا بانا ٹوٹتا ہے۔ اور ہر ایک کو اپنی جان پیاری ہوتی ہے۔ لیکن تعجب ہے، ان لوگوں پر جو اسلام سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان ظاہر کرتے ہیں۔ درود پڑھتے اور سلام بھیجتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے سے نہیں ڈرتے۔ اور ایسے عقائد پھیلاتے ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کی سخت ہتک ہوتی ہے۔ اور اس طرح عوام الناس کے دلوں سے آپؐ کی محبت کم کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو آئے دن عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ چوتھے آسمان پر سجید منصری بیٹھے ہیں۔ اور کسی زمانہ میں آسمان سے ان کے لوگوں کو اپنا تاج بنائیں گے۔ اہ! یہ لوگ کبھی خیال نہیں کرتے کہ وہ رسولؐ جس کے احسانوں سے ان کا بال بال دیا ہوا ہے۔ اور جسے خدا تعالیٰ نے سب انسانوں سے افضل قرار دیا ہے۔ اور جو اپنی قوت قدسیہ میں کیا علامت اور کیا انسان سب پر فضیلت لے گیا ہے۔ اس ذریعہ سے وہ اسکی ہتک کرتے ہیں۔ اور ایک ایسے شخص کو جو اگرچہ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔ تو آپ کی غلامی میں فخر محسوس کرتا۔ آپ کے وجود پر فضیلت دیتے ہیں۔

## مقابلہ تکالیف رسول اکرم و مسیح ناصری

یہ امر ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی شخص نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے تکلیف نہیں اٹھائی۔ آپ مکہ میں تیرہ سال تک ایسی تکلیفات برداشت کرتے رہے ہیں کہ ایسی تکلیفات کا ایک سال تک برداشت کرنا بھی انسان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اور آپ کے اتباع اور جان نثار مرید بھی ناقابلِ برداشت ظلموں کا تختہ مشق بنے رہے ہیں۔ اس کے مقابل پر مسیح علیہ السلام اور ان کے حواریوں کی قربانیاں کیا ہستی رکھتی ہیں؟ وہ اپنی جگہ کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہوں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کے مقابلہ میں کچھ بھی قیمت نہیں رکھتیں۔ اول تو حضرت مسیحؑ کا زمانہ تبلیغ ہی کل تین سال بتایا جاتا ہے۔ پھر اس قلیل زمانہ میں بھی سوائے دو چار گالیوں اور سنسی مذاق کے اور کوئی تکلیف نہیں جو ان کے مخالفوں نے انہیں دی ہو۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہی وقت میں تین سال تک ایک تنگ دادی میں محصور رکھا گیا۔ کھانا پینا بند کیا گیا۔ آپ سے خرید و فروخت کرنیوالوں پر ڈنڈہ مقرر کیا گیا۔ غرض اس قدر دکھ دئے گئے کہ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان تکالیف کی سختی کی وجہ سے بیمار ہو کر فوت ہو گئیں۔ کھانہ کی تنگی کی وجہ سے آپ کے صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم پتے کھانے پر مجبور ہوتے تھے جس کی وجہ سے بکری کی مینگنیوں کی طرح ہمیں پاخانہ آتا تھا۔ بیسوں دفعہ آپ کی اور آپ کے اتباع کی جانوں پر حملے کئے گئے۔ پتھر مارے گئے۔ گلا گھونٹا گیا۔ غلامتیں پھینکی گئیں۔ غرض کوئی تکلیف تھی جو آپ پر نہ آئی ہو لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی ارشاد ہوتا رہا کہ **فَاَصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعِزِّ** جس طرح ہمارے بچے ارادے والے بندے صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تو بھی صبر سے کام لے اور استقلال کے ساتھ اپنی دشمنوں کا مقابلہ کر لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں کہ باوجود ان حالات سحرِ واقف ہونے کے مسلمان کہلانے والے اور علم کا دعویٰ کرنے والے یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو جب سولی پر لٹکانے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جھٹ کسی اور شخص کو ان کی شکل کا بنا کر یہودیوں کے ہاتھ میں پکڑ دیا۔ اور حضرت مسیحؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔ اگر یہ امر صحیح ہے تو کیا سچیوں کا حق نہیں کہ وہ دعویٰ کریں کہ ہمارا راہنما تمہارے نبی سے افضل تھا کہ تمہارے نبی تو تیرہ سال تک مکہ میں اور پانچ سال تک مدینہ زبردست تکالیف کا سامنا رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مصیبت میں پڑا رہنے دیا۔ اور کوئی خاص مدد نہ کی۔ لیکن ہمارے راہنما پر ایک ہی دفعہ لوگوں نے ہاتھ ڈالنا چاہا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اسے چوتھے آسمان پر جا بٹھایا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی تکلیف برداشت نہ کرنے دی۔ ایسے اسلام کا درد رکھنے والو اور پھیلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے والو



کبھی آپ نے سوچا بھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اس طرح آسمان پر بٹھا کر آپ کے علماء نے اسلام پر کس طرح ظلم کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس قدر ہتک کی ہے؟

## کیا مسیح اسرائیلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے؟

اسی طرح کیا کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ حضرت مسیح کے اس قدر لمبے عرصہ سے آسمان پر زندہ موجود ہونے کے عقیدہ سے ان علماء نے مسیحیت کو کس قدر طاقت بخشی ہے؟ کیونکہ یہ ظاہرات ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر زندہ رکھا ہوا ہے وہ یقیناً اس شخص سے افضل ہونا چاہیے جسے ایک معمولی سی عمر دے کر اللہ تعالیٰ نے وفات دی۔

اور پھر جبکہ ساتھ یہ بھی مانا جائے کہ وہ صرف آپ ہی زندہ نہیں بلکہ دوسرے مرد و نیکو بھی زندہ کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ مسلمانوں میں اس وقت عام عقیدہ ہے تو پھر تو اس امر میں کوئی بھی شبہ نہیں رہتا کہ نعوذ باللہ من ذلک حضرت مسیحؑ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل تھے مگر کیا خدا تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کریم اس عقیدہ کی تائید کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ قرآن کریم اس عقیدہ کو دھکے دیتا ہے۔ اور سرتاپا اسکی تردید کرتا ہے۔ وہ تو کھول کھول کر بتاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں۔ اور سب نبیوں سے یہ عہد لیا جاتا رہا ہے کہ اگر آپ کا عہد پائیں تو آپ کی مدد کریں اور تائید کریں اور آپ پر ایمان لائیں پس کس طرح ہو سکتا ہے کہ سرداری کی خلعت تو نسبتاً چھوٹے درجے کے آدمی کو دیدی جائے اور سردار کو اس سے محروم کر دیا جائے؟

## یقیناً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں

اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ اگر فی الواقع رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں اور مجھے خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جسکی جھوٹی قسم کھانی لعنتی کا کام ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً سب نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں۔ اور کوئی انسان اس زمین پر نہ پیدا ہوا ہے نہ ہوگا۔ جو آپ کے درجہ کو پہنچ سکے باقی سب انسان آپ سے درجہ میں کم ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب کا جو مقام آپ کو ملا ہے اور خدا تعالیٰ جو غیرت آپ کے لئے دکھاتا تھا وہ مقام کسی کو نہیں ملا۔ اور وہ خدا تعالیٰ نے اور کسی کے لئے نہیں دکھائی۔ مسیح کیا تھا؟ وہ موسیٰ علیہ السلام کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کو تو موسیٰ علیہ السلام کے سب نبی مل کر بھی نہیں پہنچ سکتے۔ پھر کس طرح ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ مسیحؑ کو تو دشمنوں کے حملے سے بچانیکے لئے آسمان پر اٹھا لیتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیتا کہ لوگ



ان پر سبقت پر سارے سا کہ زحمتی اور لہو لہان کریں اور سنگ باری کر کے آپ کے مدین مبارک توڑ دیں۔ حتیٰ کہ آپ بیہوش ہو کر گر جائیں جیسا کہ اُحد کی جنگ کے موقعہ پر ہوا۔ بعد ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ نے کسی کو آسمان پر اٹھانا ہوتا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھاتا۔ اور اگر اس نے کسی کو صدیق یا نائب نہ رکھنا ہوتا تو وہ آپ کو زندہ رکھتا۔ پس نادان ہیں وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھایا اور وہ اب تک زندہ موجود ہیں کیونکہ انکا یہ عقیدہ نہ صرف قرآن کریم کے مخالف ہے بلکہ مسیحیت کو اس سے طاقت حاصل ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس میں ہتک ہم بلکہ خدا تعالیٰ کی بھی ہتک ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود باندہ ظالم ہے کہ جو اعلیٰ سلوک کا مستحق تھا اس سے اس نے ادنیٰ سلوک کیا اور جو ادنیٰ سلوک کا مستحق تھا اس سے اس نے اعلیٰ سلوک کیا۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خود باندہ خدا تعالیٰ زمین پر رہے پس تھا تبھی تو اس نے مسیح علیہ السلام کو بچانے کے لئے آسمان پر اٹھایا حالانکہ اگر مسلمان غور کرتے تو یہ آسمان پر اٹھانیکا عقیدہ تو مسیحیوں نے اپنی نادانی سے گھڑا ہے کیونکہ انکی تحریف مبدل کتاب میں لکھا ہے کہ خدا کی بادشاہت ابھی زمین پر نہیں آئی۔ چنانچہ مسیحی لوگ اب تک دعائیں لیا کرتے ہیں کہ "اے خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے اسی طرح زمین پر بھی ہو" لیکن اسلام تو اس عقیدہ کو کفر قرار دیتا ہے وہ تو صاف الفاظ میں لکھتا ہے: **لِلّٰہِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ** آسمان اور زمین کی بادشاہت اسی کے قبضہ میں ہے پس اگر مسیحی عقیدہ ٹھیس کہ خدا تعالیٰ نے مسیح کو آسمان پر اٹھایا تو وہ تو مجبور ہیں کہ ان کے عقیدہ کے روئے زمین پر خدا تعالیٰ کی بادشاہت نہ تھی۔ اس وجہ سے ان کے نزدیک وہ زمین پر مسیح کی حفاظت کرنے سے بے بس ہو گا بلکہ مسلمانوں کو یہ ہو گا کہ مسیح کی نقل میں انہوں نے بھی خواہ مخواہ مسیح کو آسمان پر چڑھایا حالانکہ ان کے خدا کی بادشاہت تو جس طرح آسمان پر ہے اسی طرح زمین پر بھی ہے اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ یہودیوں سے ڈر کر اپنی نبی کو آسمان پر اٹھا لیتا وہ اسے زمین پر ہی اسکی حفاظت کر سکتا تھا۔ اور اس کے دشمنوں کو توبہ کر سکتا تھا۔

## ابن مریم کے مرنے میں مسیحیت کی موت اور اسلام کی حیات ہے

غرض جبکہ بھی غور کیا جا حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ ماننے میں خدائے اتم کی بھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ہتک ہے اور مسیحیت نے اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے اور لاکھوں مسلمان اس عقیدہ کی وجہ سے ٹھوکر کھا کر مسیحی ہو گئے ہیں پس اب بھی وقت ہے کہ مسلمان کچھ جانیں اور اس غلام و خلاف عقل عقیدہ کو چھوڑ کر توبہ کریں اور اپنودہ ستوں کو بھی سمجھائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک جرم معمولی جرم نہیں انہیں سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے اپنی جانب خدائے اتم کو سپرد کرنی میں نہ کہ مولویوں کو پس پیشتر اس کے وقت ہاتھ سے نکل جائے چاہیے کہ سلطان ایدین بان ہو اس گندے اور ہتک ل کر نیوالے عقیدہ کو اپنودہ دل سے نکالیں تاکہ مسیحیت کی گرفت ڈھیلی پڑ جائے۔ اور مسیح کو مرنے میں۔ کہ اس کے مرنے کے ساتھ ہی مسیحیت کی موت اور اسلام کی حیات ہے کیا کوئی درد مند انسان ہے جو اپنے علاقہ میں مسیح کو مار کر اسلام کو زندہ کرے؟ یقیناً جو ایران کی وجہ سے نہ کہ نچرت کی وجہ سے ایسا کر لگا خدا تعالیٰ کی رحمت کو پا لے گا۔ اور خدائے اتم سے اپنی مرضی کی انہوں پر چلنے کی توفیق دیگا۔ **وَ اٰخِرُ عَوْنًا اِنَّا الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**۔ فاسرار مرزا محمود احمد امام مجاہد احمد قادیان

# تشریح نفس انسانی

## نفس امارہ

نفس تمام طبعی حالتوں کا مور ہے اور اس میں یہ خاصیت ہے کہ یہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کمال کے متافی ہے اور اخلاقی حالتوں کے عکس ہے مائل کرتا ہے۔ ناپسندیدہ امور۔ بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف انسان کو چلاتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ **إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ**۔ اور یہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں رہتا۔ اور یہ طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طور پر انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں۔ گویا یہ اس دشمن کی طرح ہوتا ہے جو گھر کا ہی دشمن ہو ۛ

## نفس لوامہ

جس وقت انسان عقل اور معرفت اور اعتدال کو مدنظر رکھتا ہے اس وقت انسان نفس لوامہ میں ہوتا ہے اور یہ اخلاقی حالتوں کا سرچشمہ ہے یہ انسان کو بدی کے کاموں اور ہر ایک بے اعتدالیوں پر ملامت کرتا ہے اور اس وقت میں انسان حیوانات کی مشابہت سے نجات پاتا ہے اس کا نام نفس لوامہ اس لئے رکھا کہ وہ بدی پر ملامت کرتا ہے تاکہ طبعی جذبات اور طبعی خواہشات عقل کے مشورے سے ظہور پذیر نہ ہوں لیکن اس میں ابھی تک پورا طور سے نیکیوں پر قادر نہیں ہوتا۔ صرف اخلاق فاضلہ کو اپنے اندر جمع کر سکی طاقت رکھتا ہے۔ گویا یہ اس دشمن کی مانند ہے جو کبھی دشمنی کرتا ہے اور پھر باز رہتا ہے ۛ

## نفس مطمئنہ

یہ روحانی حالتوں کا مبدیہ ہے۔ اس میں تمام کمزوریوں سے نجات پاک روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خداوند سے ایک پیوند ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف اس وقت مہینا چلا جاتا ہے۔ قرآن شریف میں **يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي**۔ اسے نفس جو خدا سے آرام پایا ہے اپنی خدا کی طرف۔ پس چلا آؤ اس سے اضیٰ اور وہ تجھ سے اضیٰ۔ میرے بندوں سے مل جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا ۛ اس وقت انسان کو اسی دنیا میں بہشت ملتا ہے کیونکہ خدا کی محبت اس کی غذا ہوتی ہے۔ اور یہ اس دشمن کی طرح ہوتا ہے جو کبھی دشمنی کرتا ہے اور پھر باز رہتا ہے ۛ

# دلائل وفات عیسیٰ

ماہنامہ

(۱) یعیسیٰ ابنِ مَرْیَمَ مَتَوَفِّيَاكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الذِّمَنِ كَفَرُوا (پطخ)

ترجمہ: اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اور اپنا مقرب بنانے والا ہوں اور پاک کرنے والا ہوں۔  
متوفیک کے معنی ابن عباسؓ نے بیٹائے کئے ہیں۔ بخاری کتاب التفسیر و فہر الکبیر۔ نیز جب اللہ فاعل ہو۔ اور  
مفعول ذی رفع ہو۔ اور فعل بالتفعیل یا اس کے مشتقات سے آئے تو یہ فیض روح ہی مراد ہوتی ہے۔ اس کے خلاف  
کوئی شخص لفت سے ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ لفظ توفی قرآن مجید میں علاوہ عیسیٰ کے ۳۰ مقامات میں آیا ہے جہاں فیض روح کے معنی میں

(۲) فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (مائہ ۱۶) اس آیت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ

سے سوال ہے جس کے جواب میں حضرت عیسیٰؑ نے یہ فرمایا ہے! اور حضرت رسول کریمؐ صلعم فرماتے ہیں کہ میں بھی پہلی کھل  
جس طرح یہ حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا اور اپنے اپنے لئے مضارع کا لفظ استعمال کیا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے لئے ماضی کا  
اور اس جگہ لفظ اذ سے ماضی کی تائید ہوتی ہے۔ تو معلوم ہو کہ اس آیت کے نزول سے پہلے سوال ہو چکے ہیں نیز  
جب اقوال اور فاعل کا مفہوم ایک ہی ہے۔ اس لئے دونوں جگہ پر فیض روح ہی مراد ہے :

(۳) مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ

گناہیائے کلاب الطعام (مائہ ۷) اس آیت میں فرمایا ہے کہ وہ رسول کا کھانا کھایا کرتے تھے۔ تو اب حضرت عیسیٰؑ کے  
نہ کھانے کی صرف دو ہی صورتیں ہیں۔ اول زندہ ہوں لیکن کھانے سے مستغنی ہوں۔ مگر یہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔  
وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا آلَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ (سورہ نساء) یعنی ہم نے کوئی ایسا جسم ہی نہیں بنایا جو کھانا نہ کھاتا  
ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ فوت ہو گئے ہوں۔ اور اب کھانے کی ضرورت نہ ہے۔ اور یہی سچ ہے :

(۴) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَكَاتٍ أَوْ قِتْلٍ أَفَلَبِغْتُمْ

علیٰ آحقایکم (پطخ) ترجمہ: نہیں محمدؐ مگر ایک رسول۔ آپ سے پہلے تمام رسول مر گئے ہیں۔ یہ آیت حضرت  
ابوبکرؓ نے وفات رسول کریمؐ کے وقت پڑھی تو سب صحابہؓ نے رسول کریمؐ کی موت تسلیم کی۔ خلا کے معنی موت ہیں  
سائر العرب۔ خلا فلان ای مَاتَ (اقرب اطوار جلد ۱۔ تاج العروس۔ شرح قاموس۔ پھر قرآن شریف احادیث و روایات  
عرب سب اس بات پر دال ہیں کہ خلا کے معنی موت ہیں۔ اور آپؐ کو نبی کریمؐ نے دارالجزا میں دیکھا۔ جہاں سے لوگ  
دائیس نہیں آسکتے (حدیث صحیح)

(۵) قَالَ فِيهَا تَأْبِتُونَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ (پطخ) کہ تم نے اسی میں



زندہ رہنا اور اسی میں مرنا ہے اور اسی سے نکلنا ہے۔ یہاں بغیر اشتقاقِ جمیع بنی آدم کو حکم فرمایا۔ اور اسکی تائید ایک اور آیت سے بھی ہوتی ہے۔ **وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ**۔ اور اس کی ایک اور آیت بھی تصدیق کرتی ہے **الْفَتْحُ جَعَلَ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَخْيَاءَ وَأَمْوَاتًا**۔ اب حضرت عیسیٰ ان تینوں حالتوں میں زمین کے باہر نہیں جاسکتے۔ کیونکہ وہ نسلِ آدم سے ہیں۔ ورنہ عیسائی مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ وہ ابنِ اللہ ہے :

(۶) حدیث شریف سے **لَوْ كَانَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ حَيَّيْنِ لَمَّا وَسِعَهُمَا إِلَّا آتِيسَانِي**۔ البیواقیت و الجواہر فی بیان عقائد الاکابر مصنفہ امام عبدالوہاب شترانی ص ۲۴ جلد ۲۔ مدارج السالکین مصنفہ امام ابن قیم جلد ۲ ص ۱۳ طبرانی۔ ان تمام کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت دونوں موجود نہ تھے۔ چنانچہ اقوالِ اللہ اور علماء بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ جیسے **وَالْأَنْبِيَاءُ نَزَلَتْ عِيسَى لَمْ يَمُتْ فَقَالَ مَلَائِكَةُ مَاتَ**۔ مالک کے نزدیک حضرت عیسیٰ مرنے میں مجمع البحار جلد ۱ صفحہ ۲۸۶۔ **تَمَيَّنْتُ ابْنَ حَزْرَةَ يَطَاهِرُ الْآيَةِ وَقَالَ** بموتہ۔ حاشیہ جلالین محدثین۔ یعنی ابنِ حزم کہتا ہے کہ وہ مر گئے ہیں۔ اور آپ کی عمر ۱۲۰ برس تھی۔ مؤرخ ابوالخیر مصنفہ قسطلانی جلد ۱۔ حج الکرامہ ص ۳۲۔ کنز العمال جلد ۶ :

## معیار صدقِ قرآن و عودِ علیہ السلام

**معیار اول**۔ حضرت رسول کریم کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان سے آیت **فَقَدْ لِمَثَدٌ فَيَكْمُ عُمْرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ**۔ پیش کی کہ تم میں ایک بڑی مدت تک رہا۔ اور تم میری صداقت و امانت کی گت گتے تھے۔ اسی طرح پر مرزا صاحب نے بڑی بخدی اور زور سے یہ آیت پیش کی اور آپ کی ۴۰ سالہ زندگی پر کئی حرف نہ لارہا حتیٰ کہ مولوی محمد حسین بریلوی نے براہین احمدیہ پر یو یو کرتے ہوئے لکھا کہ آپ بہت نیک تھے۔ ایسی قربانی کرنا لاترہ سو سال کی عمر تک کوئی نہیں ہوا! شاعراتِ السنۃ جلد ۱۹۔ اسکی یہ ہوسکا کہ اگر ایسا شخص کریم خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھ

**معیار دوم**۔ رسول کریم کی صداقت کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے۔ **أَفَتَقُولُونَ أَفْتَوْلَهُ قُلْ قَاتُوا بَعْشَرَ سُوْرٍ مِّثْلِهِ مَفْتَرياتٍ وَأَدْعُوا مَنِ اسْتَضَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَنزَلَ بِعِلْمِ اللَّهِ**۔ ترجمہ۔ اگر تم کہتے ہو کہ یہ افتر ہے تو اس جیسی دس سوئیں تولاد۔ اور سب کو اللہ کے سوا امیں شریک کرو۔ تو اگر نہ لاسکے تو یقین کر لو کہ خدا نے ہی اس پر نازل کیا ہے اسی طرح پر حضرت مرزا صاحب نے یاد دہانہ کی مادی بان عربی دہتی اور نہ کوئی اعلیٰ ذکر یا تعلیم حاصل کی لیکن عربی کے لٹریچر پر پہنچ گیا۔ اور کوئی مقابلہ نہ کر سکا :

**معیار سوم**۔ موسیٰ کی صداقت کا معیار قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ موسیٰ کے مقابل پر چاروں گروں نے



الھارۃ مبارکہ قَدْ اَخْلَحَ الْیَوْقَمَیْنِ اَسْتَعْلٰی کا ترہیل کر لیا۔ آخر حضرت موسیٰؑ کو فتح ہوئی اور مخالفین نے عجز و غلہ کیا۔ بعینہ ایسا واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہوا جو تقریر علیہ اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ تمام فرقہ جات نے مان لیا کہ آپؑ کا مصنون فائن ہے جیسا کہ الہام آپکو پہلے ہی ہو گیا تھا۔ کہ آپؑ کا مصنون بالارہا۔ اور اسکو شائع کر دیا تھا۔ اور تمام مخالفین کو اس کا علم دیا گیا۔

**معیار چہارم۔** حضرت نوحؑ کی صداقت کی دلیل قرآن شریف فرماتا ہے :- فَاتَّخِیْنٰهُ رَاسُ الْتَّوْبٰتِیْنِۃ - یعنی اس کو اور اس کے ساتھیوں کو طوفان سے نجات دی۔ حضرت صاحبؑ نے بھی بالکل حضرت نوحؑ ہی کی طرح کہا۔ اول طاعون آنے والی ہے۔ دوم۔ دَسَمَ مَكَانًا - سوم۔ تیری چار دیواری میں جو ہوگا طاعون سے محفوظ ہوگا۔ چہارم ایسا ہی ہو۔ اسی طرح پر نوحؑ نے کہا۔ کہ طوفان آنے والا ہے۔ دوم کشتی بنا۔ سوم۔ کشتی میں سوار ہوگا۔ محفوظ رہے گا۔

چنانچہ اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان میں جبکہ ہر طرف طوفان کی لہر آرہی تھی۔ کوئی وقوع نہیں ہوا اور نہ کوئی پیش کر سکتا ہے :-

**معیار پنجم۔** قرآن شریف انبیاء کی صداقت کے لئے فرماتا ہے۔ وَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہِۭ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنۡ اِذۡنٰتِیۡ مِنْ دَسُوۡلٍ ؕ کہ غائب کی چیزیں سوائے رسول کے اور کسی کو معلوم نہیں ہوتیں۔ اب حضرت صاحبؑ نے کس قدر پیشگوئیاں لیں۔ اور کس قدر خوارق عادت۔ اور آپؑ سے سرزد ہوئے۔ جن کا پورا کرنا انسان کی قدرت میں نہیں ہے۔ اور وہ کئی ہزار ہیں۔ جن میں سے زار روس کی پیشگوئی۔ قتل سکھرام۔ بنگالہ کی دھجی۔ دلیپ سنگھ کی واپسی :- اور اگر آپؑ مغربی ہوتے۔ تو بہت جلد ضرور خداوند تعالیٰ آپکو ہلاک کر دیتا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ہم مغربی کی شاہ رگ کاٹ دیں گے :-

**معیار ششم۔** پہلے انبیاء اور بزرگوں نے آپؑ کی بشارت دی۔ اول قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے نبیل کی بشارت دی۔ اور اس کا نام احمد بتلایا۔ دوم نعمت اللہ ولی نے اپنے قصیدے میں احمد کا نام بتلایا۔ اور اقرب الساعۃ ص ۶ میں فِیۡنَہُ الْمَہْدِیُّ وَرَاسُہُ اَحْمَدُ اور ابو داؤد میں سَمِیَ بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ - سوم۔ جنم نامھی بھائی بالاولی کے منہ ۲ میں کہ بھگت کبیر سے بڑا بھگت بٹالے کے پگنے کی طرف ہوگا۔ اور زمیندار ہوگا۔ نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی زمیندار کہا ہے۔ اور کہہ کرے مبعوث ہونیکے خبر دی۔ جو اہل الارحام ص ۵ :-



# علامات ظہور مسیح آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) پہاڑ اس زمانہ میں اڑائے جائیں گے۔ اس کی تصدیق **وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ** سے ہوتی ہے۔ اور جبال سے مراد بڑی بڑی سلطنتیں بھی ہیں۔ چنانچہ اس کی تصدیق متی باب ۲۴- آیت ۶ میں ہے۔ ایک ملک دوسرے ملک کی اور ایک بادشاہت دوسری بادشاہت کی دشمنی کرے گی۔ اور بہتر جگہ میں کابل اور وبا اور زلزلے ہوں گے۔ اور اسی مرس لوقا اور اعمال میں۔ اب دیکھو ہر من مٹا۔ روس فنا ہوا۔ اور چھوٹی موٹی حکومتیں مٹائی گئیں۔

(۲) اس زمانہ میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ اسکی تصدیق **وَإِذَا الْحِشَارُ عَطَلَتْ** سے ہوتی ہے۔ اور حدیث مسلم اور حدیث مشکوٰۃ باب نزول مسیح و مجمع البحار ص ۱۶ جلد ۳ میں ہے کہ **وَلَيُتْرَكَنَّ الْقَلَا ص فَلَا يُسْعَى عَلَيْهِا**۔ یعنی اونٹنیاں اس زمانہ میں بیکار ہو جائیں گی۔ اور کوئی بظاہر کوشش کر کے سوار نہیں ہوگا۔ اور اسوقت ایک سواری کا نکلنا جو آگ اور پانی سے جلیگی۔ اور وہ ہر وقت بلایا کرے گی۔ جو صاف ریل کی طرف اشارہ ہے۔

(۳) اس زمانہ میں کتابوں اور اشتہاروں اور اخباروں کی کثرت سے اشاعت ہوگی۔ اسکی تصدیق **وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ** سے ہوتی ہے۔ اور جنگوں کے بڑے بڑے سامان پیدا ہونگے۔ اسکی تصدیق **وَإِذَا الْجَعَتِيْمُ سُجِّرَتْ** سے ہوتی ہے۔ اور اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ دوزخ عصیان کیوجہ سے بھر جائیگا۔ اور علماء تشریعت اور عام لوگ شریعت فقہ پر عمل درآمد نہ کریں گے۔ اسکی تصدیق **وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ** اور **وَإِذَا النُّجُومُ اسْكَدَتْ** سے ہوتی ہے۔

(۴) مہدی کے ظہور کے وقت ماہ رمضان میں کسوف و خسوف ہوگا۔ اسکی تصدیق سنن دارقطنی جلد ۸ ص ۱۸ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی میں امام محمد باقر نے فرمایا۔ **رَأَتْ لِمَهْدِيْنَا اَيَّتَيْنِ اَمَرَ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لَآوِلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ**۔ یعنی چاند کی پہلی تاریخ جو تیرہویں ہوتی ہے امد و صبح کی ۲۸ تاریخ کو گرہن لگے گا۔ یہاں پہلی رات چاند کی مراد نہیں۔ کیونکہ اس کو تین دن تک اور بعض کے نزدیک دن تک ہلال کہتے ہیں۔ قمر نہیں کہتے۔ کتاب احوال الآخرة میں حافظ محمد صاحب نے اس کی خوب تشریح کی ہے۔



(۵) جب مسیح آئیگا تو اس وقت صلیب پرستی کا بہت عروج ہوگا۔ چنانچہ حدیث ذیل اس کی تشریح کرتی ہے۔ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشَكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدَلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَازِيرَ الخ۔ اور کسر صلیب سے مراد دین نصاریٰ کو باطل کرنا ہے۔ چنانچہ یہی معنی امام محمد بن عسقلانی نے فتح الباری جلد ۶ ص ۳۵۶۔ اور نواب قطب الدین نے کتاب مظاہر حق نے ص ۳۸۲ جلد ۱ میں لکھے ہیں :

(۶) مسیح کی علامتوں میں سے ایک علامت ملاعون ہے۔ چنانچہ اہل سنت کی صحیح مسلم اور شیوخ کی کتاب کمال الدین میں یہ تصریح لکھا ہے۔ اور بائبل میں زکریا ۱۲ باب ۲۲ متی ۲۳ میں ذکر ہے :

(ک) علاماتِ طور مہدی کی علامتوں میں سے ایک یہ علامت بھی لکھی ہے کہ اس وقت مختلف مذاہب اور مختلف خیالات کے لوگ جمع ہو جائیں گے۔ اور اسکی تصدیق قرآن کریم کی بہت سی آیات سے ہوتی ہے۔ جیسے اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَعِزَّوْا فِيهَا وَتَرَى الْأَرْضَ كَظُفَرٍ يَتَخَدَّعُونَ فِيهَا اور تمام مذاہب میں ایک ہل چل بھی ہوئی ہے۔ اور تمام ترقی اور تبلیغ میں کوشاں ہیں :

## اقسام ترک شر و ایصال خیر

احسان وہ ہے جس کو پاکدامنی کہتے ہیں۔ جو مرد اور عورت کے تعلقات سے علاقہ رکھتی ہے اور اس وقت اخلاق میں داخل ہوگی۔ جس وقت انسان بد نظری یا بدکاری کی استعداد اور کھتا ہو۔ اور پھر اس سے بچے۔ قرآن شریف نے پاکدامنی کے حصول کے مختلف ذریعہ بتلائے ہیں :-

- ۱۔ آنکھوں کو نیچا رکھیں۔ اور نامحرم عورتوں کو قصہ نہ دیکھیں :- ۲۔ کانوں کو نامحرموں کی آوازوں اور ان کے گانے بجانے سے پرہیز رکھیں :- ۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں :- ۴۔ دعا کثرت سے کریں :- ۵۔ کھانچ اگر میسر نہ آئے تو روزے رکھیں یا کم کھا دیں۔ یا تن آزار کام کریں :- ۶۔ تمام ان تقریبات سے بچنا۔ جن میں اس فعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے :-

امانت و دیانت دوسرے کے مال پر شرارت اور بدینتی سے قبضہ کر کے اسکو ایذا پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔ اور یہ خلق اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ جس طرح شیر غور بچہ اپنی امانت کے دودھ کے بغیر کسی کا دودھ نہیں پیتا۔ اسی طرح جب تک غیر کے مال کے بارہ میں سچی نفرت اور کراہت دل میں پیدا نہ ہو اس وقت تک یہ اخلاق نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک طبعی حالت ہوگی :-



**صلح کاری** | اس سے مراد یہ ہے کہ دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچائے اور بے شر انسان ہو۔ صلح کاری کے عمل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں۔ اور معاف فرماتے رہا کریں۔ بزرگانہ سیرت عمل میں لاویں۔ اگر کوئی دکھ دے تب بھی اسکو بھائی خیال کریں ۛ

**رفق و قول حسن** | کشادہ پیشانی کو عمل پر استعمال کرنے سے رفق پیدا ہوتا ہے۔ رفق پیدا کرنے کے لئے یہ تدابیر ہیں :-

۱۔ لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی نیک ہوں ۛ ۲۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ۛ ۳۔ کسی پر عیب نہ لگاؤ۔ بدگمانی نہ کرو ۛ ۴۔ عیبوں کو کریکرت پوچھو ۛ ۵۔ الزام نہ لگاؤ ۛ

**عفو** | عفو کہتے ہیں کسی کے گناہ کو بخش دینا۔ قرآن شریف میں نیک آدمیوں کی تعریف فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو غصہ کے محل پر اپنا غصہ کھاجاتے ہیں۔ اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخش دیتے ہیں۔ بشرطیکہ محل کے مطابق ہو۔ قرآن شریف نے گناہوں کے معاف کرنے والے کو مومن کہا ہے ۛ

**عدل** | یہ ایک ادنیٰ درجہ ہے کہ انسان نیکی کے مقابل پر نیکی کرے۔ اور ہر ایک شریف انسان یہ خلق پیدا کر سکتا ہے۔

قرآن شریف عدل کا بار بار حکم دیتا ہے خواہ اپنے آدمیوں سے ہو خواہ غیر سے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ **اِذَا حَكَمْتَ فَاعْدِلْ** ۛ

**احسان** | یہ ہوتا ہے کہ ابتداءً آپ ہی نیکی کرنا اور بغیر کسی کے حق کے احسان کے طور پر اس کو فائدہ پہنچانا۔ یہ اوسط درجہ کا خلق ہے لیکن قرآن شریف سے ثابت ہے کہ احسان اس وقت زیادہ مفید ہوگا۔ جس وقت انسان ان امور کو مد نظر رکھے :-

۱۔ احسان پاک کمائی سے ہو ۛ ۲۔ ناپاک مال لوگوں کو مرت دو ۛ ۳۔ احسان کر کے بعد میں مت جتلاؤ ۛ ۴۔ ریاکاری کے ساتھ مت خرچ کرو ۛ

**ایثار ذی القربی** | یہ سب سے اعلیٰ درجہ پر ہے کہ بالکل انسان کو احسان کا خیال ہی نہ ہو۔ اور نہ شکر گزاری کا خواہاں ہو۔ بلکہ ہمدردانہ رنگ میں نیکی صادر ہو۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اسی لئے **وَصِلُوا اَکْثَرَهَا** کا بہت جگہ حکم فرمایا ۛ



# محمدی اخلاق کے چند نمونے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے مجھے اس لئے نبی بنایا ہے کہ میں پاکیزہ اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کروں۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔ آنحضرت مسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ فرمایا۔ قرآن مجید ان کا خلق ہے۔ مطلب یہ کہ دشت پھل سے اور انسان اپنی تعلیم سے پیدا ہوتا ہے۔ تم قرآن مجید سے نبی صلعم کی شناخت کرو۔ قرآن مجید نے آنحضرت صلعم کو رحمۃ للعالمین کہا ہے۔ اور زمانہ کی سچی تاریخ بتلا رہی ہے کہ حضور کا وجود بالکل رحمت تھا۔

ایک حدیث سے آنحضرت صلعم کے اخلاق یہ معلوم ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلعم شاہد خلق میں حکم ماننے والے کو خوشخبری سناتے۔ اور نافرمانوں کو ڈراتے ہیں۔ آنجانوں کی پناہ۔ اللہ کے بندے اور رسول۔ سب کام کو اللہ پر چھوڑ دینے والے نہ عادت کے سخت اور نہ بول چال میں کراخت۔ چنگ کر نہیں بولتے۔ بلکہ بدی کا ویسا ہی نہیں دیتے۔ ان کا کام قوم اور مذہب کی کجی کو درست کر دینا ہے اور ایک اللہ کی وحدانیت کو قائم کر دینا۔ انکی تعلیم انہوں کو انکھیں بہرہ دل کو کان دیتی ہے۔ اور غافل دلوں کے پرچے اٹھا دیتی ہے۔ گویا مردہ دلوں کو نئی زندگی بخشی ہے۔ وہ ہر ایک نبوی سے آراستہ۔ ہر ایک خلق کریم سے ممتاز ہیں۔ سکیہ ان کا لباس نکوئی ان کا شعار ہے۔ ان کا ضمیر (دل پاک) تقویٰ ہے۔ ان کا کلام حکمت ہے۔ سبق و وفا انکی طبیعت ہے۔ عفو و احسان انکی عادت ہے۔ عدل انکی سیرت ہے۔ سچائی ان کی شریعت ہے اور ہدایت انکی رہنما ہے۔ ملت ان کا اسلام ہے اور حمل ان کا نام ہے۔ وہ ضلالت کے بعد ہدایت دینے والے اور جہالت کے بعد علم کھانیوں والے ہیں۔ گناہوں کو فرست دینے والے جہولوں کو نامور کر دینے والے۔ قلت کو کثرت سے اور تنگدستی کو غنی سے بدل دینے والے ہیں۔ اللہ نے انکے ذریعے سے پھونک کی بجائے جمعیت بخشی۔ پیٹھے دلوں کو الفت عطا فرمائی۔ گونا گون خواہشوں اور پھپھڑی ہوئی قوموں کو اتحاد بخشا۔ انکی امت بہترین امت ہے۔ اسکا کام لوگوں کو ہدایت کرنا ہے۔

نبی کریم کے صبر و حلم کا بیان (۱) طاقت دالوں نے نبی صلعم کو پتھر پتھر مار کر زخمی اور بیہوش کر دیا تھا۔ تو امید انکی دلدادہ مسلمان ہو جائیگی۔ (۲) ایک یہودی کا قرض دینا تھا۔ وعدہ کے دن باقی تھے۔ اس نے راہ چلتے آنحضرت صلعم کو گریبان کھلے لیا۔ کہ میرا قرض ادا کر دو۔ فاروق نے کہا کہ یہ گستاخ قتل ہونا چاہیے۔ فرمایا میں تم مجھے خوبصورتی سے ادا کرنے کو کہو اور اسے تقاضے کا اچھا دھب بتلاؤ پھر اسے ہنس کر فرمایا۔ ابھی تو وعدہ کے دن باقی ہیں۔ (۳) ایک گنوار نے پیچھے سوائے کہ نور سے آنحضرت انکی چادر کھینچی۔ گردن سر نہ ہو گئی۔ آنحضرت نے ٹوٹ کر دیکھا۔ تو وہ بولا۔ میری مدد کرو۔ میں غریب ہوں۔



فرمایا۔ ایک اونٹ جو کا۔ ایک گھوڑا کا دلا دو ۛ

## ادب اور تواضع

لوگوں میں پاؤں پھیلا کر کبھی نہ بیٹھے۔ اپنی تعظیم کے لئے لوگوں کو کھڑا ہونے سے روکا کرتے۔ دست مبارک کو کوئی شخص پکڑا لیتا۔ تو آپ اس سے کبھی نہ چھڑاتے کسی کی بات نہ کاٹتے۔ سوار ہو کر پیدل کو ساتھ نہ لیتے۔ یا اسے سوار کر لیتے یا وہاں کر جیتے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر پر یا پالان کے سوار تھے۔ میں مل گیا۔ فرمایا سوار ہو جاؤ۔ میں حضورؐ کو پکڑ کر چڑھنے لگا۔ خود تو نہ چڑھ سکا۔ ہاں حضورؐ کو گرا دیا۔ آپؐ نے سوار ہو کر دوبارہ فرمایا۔ میں پھر نہ چڑھ سکا۔ اور حضورؐ کو پھر گرا دیا۔ تیسری بار آنحضرتؐ نے سوار ہو کر فرمایا۔ سوار ہو جاؤ۔ میں نے کہا۔ مجھ سے تو چڑھائیں یا نبیؐ حضورؐ کو کھانسیک گراؤں گا؟

## جود و سخاوت

کوئی معافی مانگتا ہے ۛ ایک نے اگر سوال کیا۔ فرمایا میرے پاس تو ہے نہیں تم باز اسے میرے نام پر فرض لے لو۔ فاروقؓ نے کہا۔ حد نے ایسی تکلیف نہیں دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپے کر گئے۔ ایک نے پاس سے کہہ دیا کہ اللہ کی راہ میں دینا ہی اچھا ہے اس پر حضورؐ شرم و حیا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پردہ نشین لڑکی سے بڑھ کر حیاء تھی۔ (۱) اس پر کام میں اپنی جان پر تکلیف اٹھالیتے مگر دوسرے کو شرم کی وجہ سے نہ فرماتے ۛ (۲) کسی کو کام کرتے دیکھ لیتے۔ جو پسند نہ ہوتا اس کا نام لے کے کچھ نہ فرماتے۔ عام طور پر لوگوں کو اس کام سے روک دیتے ۛ

# پاکیزہ اخلاق یا خدا انسان کے طریق

(۱) ہر وقت تمام افعال و اقوال میں نہ اتنا ملے نہ نظر ہو۔ اور نہ یقین ہو کہ وہ ایک حق اور تیموم اور اقل اکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی وابدی اور غیر متغیر ہے۔ اور خدا کو اپنے نفس اور آراء مولیٰ پر متکبر نہ کھو ۛ

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری اطاعت کا دل میں خیال ہو ۛ

(۳) نیٹائی کو ترک کرو کیونکہ یہ ایک جھوٹ ہے۔ جو اپنے نفس سے انسان بولتا ہے ۛ

(۴) جھوٹ اور جھوٹی شہادتیں نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کی کلید ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص گناہوں کی معافی کے لئے آیا۔ تو آپؐ نے اس سے یہی کہا کہ جھوٹا مت بولو ۛ

(۵) سخت کلامی اور درشتی کو ترک کرو۔ کیونکہ اکثر لوگ اس میں اپنے بھائیوں کے احساسات کا خیال نہیں کرتے۔ اور معمولی بات پر لڑ پڑتے ہیں ۛ



(۶) سچائی کو ہر وقت اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ الصِّدْقُ یُثْبِتُہِی ہے :  
 (۷) مصیبت کے وقت صبر سے کام لے۔ کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مومنوں کے لئے تکالیف کا ہونا ضروری ہے :  
 (۸) تکبر نہ کرو۔ گو وہ دوسرا اپنا تخت ہی ہو۔ اور نہ گالی دو۔ بلکہ غربت اور علم اور نیک

نبی مد نظر ہو :  
 (۹) شجاعت سے کام لو۔ اور اس میں ہمدردی خلق کا ہر وقت خیال ہو۔ اور نیکی کے کاموں میں امانت ہو :

(۱۰) ریاکاری بالکل نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی نظر ہر ایک پر پڑتی ہے :  
 (۱۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔  
 کو در زبان بناؤ۔ اور اس کے حاصل کرنے میں اپنے اوپر ایک موت اختیار کرو :  
 (۱۲) غضب کو اپنے پاس بھی نہ آنے دو۔ کیونکہ یہ قوت سبعی کا نتیجہ ہے۔ جو انسان کو ایسا الہی میں مانع ہے۔ بلکہ جذبات پر قابو رکھو۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر شخص اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ اس کو محمد سے کوئی تعلق نہیں :  
 (۱۳) رات کو ہر روز محاسبہ کرو۔ کہ آج کونسی بدی ترک کی ہے۔ اور تقویٰ میں آج کتنی ترقی کی ہے ؟

(۱۴) تشویش سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جس قوم میں نشہ کی چیزیں موجود ہوں وہ ہلاک و بھاتی ہے۔ اور اس سے انسان کی برائت مفقود ہو جاتی ہے۔ اور نجات دہ خوشامد انگیز رحمانی ہو :  
 (۱۵) نماز یا جماعت ادا کرو۔ اور ایسے خوف اور شوق سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔ کیونکہ یہ سب سے اول احکام اسلام ہے۔ نماز کا ترجمہ کیا ہو۔ قرآن شریف فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْفِیْ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔

(۱۶) روزہ رکھو اور اس کو صدق سے پورا کرو۔ کیونکہ یہ بھی انسان کے نفس کو اسی طرح پاک کرتا ہے جس طرح نماز۔ قرآن شریف نے روزہ کی غرض تقویٰ بتائی ہے : (۱۷) علم سیکھنے کی طرف کوشش کرو۔ کیونکہ انسان اپنے نفس کی اصلاح اس سے بھی کر سکتا ہے۔ مومن جاہل نہیں ہوتا :  
 (۱۸) اخلاق کی پاکیزگی کے لئے ایک بڑا ذریعہ محبت صالحین ہے۔ خدا تم فرماتا ہے۔ کُونُوا مَعَ الصَّٰدِقِیْنَ۔ تاکہ ان کے صدق کے انوار سے حصہ ملے :



## آمین

عزیزانِ امتِ السلام سلیم میرزا ناصر احمد ناصرہ سلیم میرزا مبارک احمد امیر القیوم  
بیگم میرزا منصور احمد امیر ارشد بیگم امیر العزیز بیگم سہم اللہ وبارک اللہ

ہوئے ہیں آج سب پنج و الم دور  
بشارتِ سعادت اپنے لارہی ہے  
سیحانے جیسے بخشی مٹی برکت  
ملا ہے جسکو حق سے تاج و افسر  
عقیلہ باسعادت پاک جو ہر  
خدا نے اپنی رحمت سے دیا ہے  
خدا نے جسکو بخشی ہے سعادت  
بشارت سے خدا کی جو بلا ہے  
بنایا نیکر طینت اور اچھا  
بہت خاموش پایا ہے طبیعت  
دلوں کو نور حق سے بھر چکے ہیں  
کلام اللہ کا خلعت بلا ہے  
جو بچ پوچھو یہی باغِ خیاں ہے  
عزیز پاں حضرت مصطفیٰ اے  
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے  
کجا دل اور کجا تار یک اتیں،  
جو اڑتے تھے ہم اڑتے کہاں تک  
حمید ہی تھے جو لائے یہ خلعت  
دل و جاں سے اسے محبوب لکھو  
اسی سے دور رہتی ہے بُرائی  
اسی میں دیکھتے ہیں رُفٹے دلہر

مرا دل ہو گیا خوشیوں سے معمور  
نویں راحت افزا آ رہی ہے !!  
سلام اللہ کی پہلی عفت  
میرزا ناصر مرا فرزند اکبر  
وہ میرزا ناصرہ وہ نیک اختر  
مبارک جو کہ بیٹا دوسرا ہے  
میری قیوم میر کی دل کی آفت  
منور جو کہ مولیٰ کی عطا ہے  
رشیدہ جسکو حق نے رشد بخشا  
عزیزہ سب سے چھوٹی نیک فطرت  
یہ سارے ختم قرآن کرچکے ہیں  
خدا کا فضل ان پر ہو گیا ہے  
یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے  
مٹی ہے ہم کو یہ فیصلِ خدا سے  
شہِ لولاک یہ نعمت نہ پاتے  
کجا ہم اور کجا مولیٰ کی باتیں  
رسائی کب تھی ہم کو آسمان تک  
خدا ہی تھا کہ جس نے دی نعمت  
پس لے میر عزیز د! میرے بچو!  
یہی ہے دین و دنیا کی بھلائی  
اسی سے ہوتی ہے راحت میسر

۱۹۳۲ء	جنوری	۱۱	۱۸	۲۲	۱	جمعہ
۱۸	۲۲	۱۹	۱۲	۹	۲۸	۱۷
۳	۲۶	۲۰	۱۳	۱۰	۳۰	۱۹
۴	۲۵	۲۱	۱۴	۱۱	۳۱	۲۰
۵	۲۹	۲۳	۱۵	۱۲	۲	۲۱
۶	۲۷	۲۱	۱۴	۱۱	۳	۲۲
۷	۲۸	۲۲	۱۵	۱۲	۴	۲۳
۸	۲۹	۲۳	۱۶	۱۳	۵	۲۴
۹	۳۰	۲۴	۱۷	۱۴	۶	۲۵
۱۰	۳۱	۲۵	۱۸	۱۵	۷	۲۶
۱۱	۱	۲۶	۱۹	۱۶	۸	۲۷
۱۲	۲	۲۷	۲۰	۱۷	۹	۲۸
۱۳	۳	۲۸	۲۱	۱۸	۱۰	۲۹
۱۴	۴	۲۹	۲۲	۱۹	۱۱	۳۰
۱۵	۵	۳۰	۲۳	۲۰	۱۲	۳۱
۱۶	۶	۳۱	۲۴	۲۱	۱۳	۱
۱۷	۷	۱	۲۵	۲۲	۱۴	۲
۱۸	۸	۲	۲۶	۲۳	۱۵	۳
۱۹	۹	۳	۲۷	۲۴	۱۶	۴
۲۰	۱۰	۴	۲۸	۲۵	۱۷	۵
۲۱	۱۱	۵	۲۹	۲۶	۱۸	۶
۲۲	۱۲	۶	۳۰	۲۷	۱۹	۷
۲۳	۱۳	۷	۳۱	۲۸	۲۰	۸
۲۴	۱۴	۸	۱	۲۹	۲۱	۹
۲۵	۱۵	۹	۲	۳۰	۲۲	۱۰
۲۶	۱۶	۱۰	۳	۳۱	۲۳	۱۱
۲۷	۱۷	۱۱	۴	۱	۲۴	۱۲
۲۸	۱۸	۱۲	۵	۲	۲۵	۱۳
۲۹	۱۹	۱۳	۶	۳	۲۶	۱۴
۳۰	۲۰	۱۴	۷	۴	۲۷	۱۵
۳۱	۲۱	۱۵	۸	۵	۲۸	۱۶
۳۲	۲۲	۱۶	۹	۶	۲۹	۱۷
۳۳	۲۳	۱۷	۱۰	۷	۳۰	۱۸
۳۴	۲۴	۱۸	۱۱	۸	۳۱	۱۹
۳۵	۲۵	۱۹	۱۲	۹	۱	۲۰
۳۶	۲۶	۲۰	۱۳	۱۰	۲	۲۱
۳۷	۲۷	۲۱	۱۴	۱۱	۳	۲۲
۳۸	۲۸	۲۲	۱۵	۱۲	۴	۲۳
۳۹	۲۹	۲۳	۱۶	۱۳	۵	۲۴
۴۰	۳۰	۲۴	۱۷	۱۴	۶	۲۵
۴۱	۳۱	۲۵	۱۸	۱۵	۷	۲۶
۴۲	۱	۲۶	۱۹	۱۶	۸	۲۷
۴۳	۲	۲۷	۲۰	۱۷	۹	۲۸
۴۴	۳	۲۸	۲۱	۱۸	۱۰	۲۹
۴۵	۴	۲۹	۲۲	۱۹	۱۱	۳۰
۴۶	۵	۳۰	۲۳	۲۰	۱۲	۳۱
۴۷	۶	۳۱	۲۴	۲۱	۱۳	۱
۴۸	۷	۱	۲۵	۲۲	۱۴	۲
۴۹	۸	۲	۲۶	۲۳	۱۵	۳
۵۰	۹	۳	۲۷	۲۴	۱۶	۴
۵۱	۱۰	۴	۲۸	۲۵	۱۷	۵
۵۲	۱۱	۵	۲۹	۲۶	۱۸	۶
۵۳	۱۲	۶	۳۰	۲۷	۱۹	۷
۵۴	۱۳	۷	۳۱	۲۸	۲۰	۸
۵۵	۱۴	۸	۱	۲۹	۲۱	۹
۵۶	۱۵	۹	۲	۳۰	۲۲	۱۰
۵۷	۱۶	۱۰	۳	۳۱	۲۳	۱۱
۵۸	۱۷	۱۱	۴	۱	۲۴	۱۲
۵۹	۱۸	۱۲	۵	۲	۲۵	۱۳
۶۰	۱۹	۱۳	۶	۳	۲۶	۱۴
۶۱	۲۰	۱۴	۷	۴	۲۷	۱۵
۶۲	۲۱	۱۵	۸	۵	۲۸	۱۶
۶۳	۲۲	۱۶	۹	۶	۲۹	۱۷
۶۴	۲۳	۱۷	۱۰	۷	۳۰	۱۸
۶۵	۲۴	۱۸	۱۱	۸	۳۱	۱۹
۶۶	۲۵	۱۹	۱۲	۹	۱	۲۰
۶۷	۲۶	۲۰	۱۳	۱۰	۲	۲۱
۶۸	۲۷	۲۱	۱۴	۱۱	۳	۲۲
۶۹	۲۸	۲۲	۱۵	۱۲	۴	۲۳
۷۰	۲۹	۲۳	۱۶	۱۳	۵	۲۴
۷۱	۳۰	۲۴	۱۷	۱۴	۶	۲۵
۷۲	۳۱	۲۵	۱۸	۱۵	۷	۲۶
۷۳	۱	۲۶	۱۹	۱۶	۸	۲۷
۷۴	۲	۲۷	۲۰	۱۷	۹	۲۸
۷۵	۳	۲۸	۲۱	۱۸	۱۰	۲۹
۷۶	۴	۲۹	۲۲	۱۹	۱۱	۳۰
۷۷	۵	۳۰	۲۳	۲۰	۱۲	۳۱
۷۸	۶	۳۱	۲۴	۲۱	۱۳	۱
۷۹	۷	۱	۲۵	۲۲	۱۴	۲
۸۰	۸	۲	۲۶	۲۳	۱۵	۳
۸۱	۹	۳	۲۷	۲۴	۱۶	۴
۸۲	۱۰	۴	۲۸	۲۵	۱۷	۵
۸۳	۱۱	۵	۲۹	۲۶	۱۸	۶
۸۴	۱۲	۶	۳۰	۲۷	۱۹	۷
۸۵	۱۳	۷	۳۱	۲۸	۲۰	۸
۸۶	۱۴	۸	۱	۲۹	۲۱	۹
۸۷	۱۵	۹	۲	۳۰	۲۲	۱۰
۸۸	۱۶	۱۰	۳	۳۱	۲۳	۱۱
۸۹	۱۷	۱۱	۴	۱	۲۴	۱۲
۹۰	۱۸	۱۲	۵	۲	۲۵	۱۳
۹۱	۱۹	۱۳	۶	۳	۲۶	۱۴
۹۲	۲۰	۱۴	۷	۴	۲۷	۱۵
۹۳	۲۱	۱۵	۸	۵	۲۸	۱۶
۹۴	۲۲	۱۶	۹	۶	۲۹	۱۷
۹۵	۲۳	۱۷	۱۰	۷	۳۰	۱۸
۹۶	۲۴	۱۸	۱۱	۸	۳۱	۱۹
۹۷	۲۵	۱۹	۱۲	۹	۱	۲۰
۹۸	۲۶	۲۰	۱۳	۱۰	۲	۲۱
۹۹	۲۷	۲۱	۱۴	۱۱	۳	۲۲
۱۰۰	۲۸	۲۲	۱۵	۱۲	۴	۲۳



پیر	۱	۲۳	۱۹	۱۲	۹	۱۸
منگل	۲	۲۴	۲۰	۱۳	۱۰	۱۹
بدھ	۳	۲۵	۲۱	۱۴	۱۱	۲۰
جمعرات	۴	۲۶	۲۲	۱۵	۱۲	۲۱
جمعہ	۵	۲۷	۲۳	۱۶	۱۳	۲۲
ہفتہ	۶	۲۸	۲۴	۱۷	۱۴	۲۳
اتوار	۷	۲۹	۲۵	۱۸	۱۵	۲۴
پیر	۸	۳۰	۲۶	۱۹	۱۶	۲۵
منگل	۹	۳۱	۲۷	۲۰	۱۷	۲۶
بدھ	۱۰	۱	۲۸	۲۱	۱۸	۲۷
جمعرات	۱۱	۲	۲۹	۲۲	۱۹	۲۸
جمعہ	۱۲	۳	۳۰	۲۳	۲۰	۲۹
ہفتہ	۱۳	۴	۳۱	۲۴	۲۱	۳۰
اتوار	۱۴	۵	۱	۲۵	۲۲	۳۱
پیر	۱۵	۶	۲	۲۶	۲۳	۱
منگل	۱۶	۷	۳	۲۷	۲۴	۲
بدھ	۱۷	۸	۴	۲۸	۲۵	۳
جمعرات	۱۸	۹	۵	۲۹	۲۶	۴
جمعہ	۱۹	۱۰	۶	۳۰	۲۷	۵
ہفتہ	۲۰	۱۱	۷	۳۱	۲۸	۶
اتوار	۲۱	۱۲	۸	۱	۲۹	۷
پیر	۲۲	۱۳	۹	۲	۳۰	۸
منگل	۲۳	۱۴	۱۰	۳	۳۱	۹
بدھ	۲۴	۱۵	۱۱	۴	۱	۱۰
جمعرات	۲۵	۱۶	۱۲	۵	۲	۱۱
جمعہ	۲۶	۱۷	۱۳	۶	۳	۱۲
ہفتہ	۲۷	۱۸	۱۴	۷	۴	۱۳
اتوار	۲۸	۱۹	۱۵	۸	۵	۱۴
پیر	۲۹	۲۰	۱۶	۹	۶	۱۵
منگل	۳۰	۲۱	۱۷	۱۰	۷	۱۶
بدھ	۳۱	۲۲	۱۸	۱۱	۸	۱۷

یہی لے جاتی ہے لی کے در تک  
خدا یا لے مرے پیارے خدا یا  
ہو سب میرے عزیزوں پر شہادت  
کلام اللہ پر ہوں سب وہ عامل  
بس اک تیرا ہی دل میں حساب ہو  
محبت تیری ان کے دل میں سچ جا  
علوم آسمانی ان کو مل جائیں  
ترا الہام بھی ہو ان پر نازل  
کریں تیرے فرشتے ان سے باتیں  
ہر اک ان میں سے ہو شیخ ہدایت  
دلوں کو نور سے ہوں بھر نیوالے  
بڑی دشمنوں کی بھی نہ چاہیں  
لڑائی اور جھگڑے دور کر دیں  
جو تکبیس ہوں یہ ان کے بار بٹھائیں  
بنیں ابلیس نافرماں کے قاتل  
یہ میدان وقایں جب کبھی آئیں  
بنائے شرک کو جڑ سے ہلا دیں  
خدا کا نور چمکے ہر نظر میں  
بڑھیں اور ساتھ دنیا کو بڑھائیں  
الہی! دور ہوں ان کی بلائیں،  
الہی! تیز ہوں ان کی نیگاہیں،  
ہوں بحر معرفت کے یہ شہ نادر  
یہ قصیر احمدی کے پاس باہو

تریا سے یہ پھر ایمان لائیں!

یہ پھر واپس ترا قرآن لائیں!  
امیں



# معمول حضرت مسیح عمو و علیہ السلام

(۱) آپ سوائے بحالت بیماری جس میں آپ سخت لاچار ہو جاتے تھے تو امر محبوبی ہے ورنہ ہر ایک فریضہ نماز آپ باجماعت ادا فرماتے تھے۔  
(۲) روزانہ فریضہ نماز کی امامت آپ نہیں فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب یا مولانا مولوی نور الدین صاحب یا مولانا محمد حسن صاحب انکی اقتدا میں آپ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۳) عمو نماز جنازہ کی حضور خود امامت فرماتے تھے۔

(۴) سوائے مغرب کی نماز کی سنت مؤکدہ باقی ہر ایک نماز کی سنتیں باقبل ادا مابعد گھر ہی میں ادا فرمایا کرتے تھے اور ماہ رمضان میں مغرب کی سنتیں بھی گھر ہی میں ادا کرتے تھے۔ (۵) سوائے ایام ماہ رمضان آپ کی عبادت مستمرہ تھی کہ فجر کی نماز ادا کر کے گھنٹہ دو گھنٹہ بعد سیر کبیلے گاؤں سے باہر تشریف لیجاتے اور وہ اپنی احباب کے میل دو میل تک چیل قدمی فرماتے اور راستہ میں مختلف نصائح فرماتے۔

(۶) عام طور پر مغرب کی نماز ادا کر نیکیے بعد عشا کی نماز تک آپ کی مجلس کا وقت تھا۔ اور اکثر اوقات ظہر و عصر کے بعد بھی مجلس فرماتے جنہیں نو وارد مہمان آپ سے نیاز و ملاقات کرتے۔ (۷) جب کبھی بباغ عیالات آپ نماز جماعت میں شامل ہوتے سے مجبور ہوتے تو کہلا بھیجتے کہ نماز پڑھ لو اس واسطے کہ لوگ انتظار میں نہ رہیں۔  
(۸) اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو آپ اسکے آگے سے نہیں گزرتے تھے۔

(۹) عمو ما السلام علیکم کی ابتدا و آپ سے ہوتی تھی اور جتنی دفعہ آپ باہر تشریف لاتے ضرور السلام علیکم کہتے۔ (۱۰) تکبیر تحریر یہ کہ وقت کا نواں تک ہاتھ اٹھاتے اور بعد ازاں دست مبارک سینہ پر باندھتے۔ زمین یا بھر آپ کے کبھی نہیں سنی گئی۔ نہ اس کے کسی رکن میں امام سے پیش دستی نہ فرماتے۔ نہ قیام میں آپ کے پاس مبارک ایڑیوں کی طرف سے کچھ ملے ہوئے ہوتے اور نہ ہی طرف سے کچھ کٹادہ ہوتے۔ (۱۱) دعا کیلئے جو خط آپ کی خدمت میں آتا۔ اسے پڑھ کر فوراً دعا فرماتے کہ شاید پھر موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے۔

۱۳۲۲ھ	۱۳۲۱ھ	۱۳۲۰ھ	۱۳۱۹ھ	۱۳۱۸ھ	۱۳۱۷ھ	۱۳۱۶ھ	۱۳۱۵ھ	۱۳۱۴ھ	۱۳۱۳ھ	۱۳۱۲ھ	۱۳۱۱ھ	۱۳۱۰ھ	۱۳۰۹ھ	۱۳۰۸ھ	۱۳۰۷ھ	۱۳۰۶ھ	۱۳۰۵ھ	۱۳۰۴ھ	۱۳۰۳ھ	۱۳۰۲ھ	۱۳۰۱ھ	۱۳۰۰ھ	۱۲۹۹ھ	۱۲۹۸ھ	۱۲۹۷ھ	۱۲۹۶ھ	۱۲۹۵ھ	۱۲۹۴ھ	۱۲۹۳ھ	۱۲۹۲ھ	۱۲۹۱ھ	۱۲۹۰ھ	۱۲۸۹ھ	۱۲۸۸ھ	۱۲۸۷ھ	۱۲۸۶ھ	۱۲۸۵ھ	۱۲۸۴ھ	۱۲۸۳ھ	۱۲۸۲ھ	۱۲۸۱ھ	۱۲۸۰ھ	۱۲۷۹ھ	۱۲۷۸ھ	۱۲۷۷ھ	۱۲۷۶ھ	۱۲۷۵ھ	۱۲۷۴ھ	۱۲۷۳ھ	۱۲۷۲ھ	۱۲۷۱ھ	۱۲۷۰ھ	۱۲۶۹ھ	۱۲۶۸ھ	۱۲۶۷ھ	۱۲۶۶ھ	۱۲۶۵ھ	۱۲۶۴ھ	۱۲۶۳ھ	۱۲۶۲ھ	۱۲۶۱ھ	۱۲۶۰ھ	۱۲۵۹ھ	۱۲۵۸ھ	۱۲۵۷ھ	۱۲۵۶ھ	۱۲۵۵ھ	۱۲۵۴ھ	۱۲۵۳ھ	۱۲۵۲ھ	۱۲۵۱ھ	۱۲۵۰ھ	۱۲۴۹ھ	۱۲۴۸ھ	۱۲۴۷ھ	۱۲۴۶ھ	۱۲۴۵ھ	۱۲۴۴ھ	۱۲۴۳ھ	۱۲۴۲ھ	۱۲۴۱ھ	۱۲۴۰ھ	۱۲۳۹ھ	۱۲۳۸ھ	۱۲۳۷ھ	۱۲۳۶ھ	۱۲۳۵ھ	۱۲۳۴ھ	۱۲۳۳ھ	۱۲۳۲ھ	۱۲۳۱ھ	۱۲۳۰ھ	۱۲۲۹ھ	۱۲۲۸ھ	۱۲۲۷ھ	۱۲۲۶ھ	۱۲۲۵ھ	۱۲۲۴ھ	۱۲۲۳ھ	۱۲۲۲ھ	۱۲۲۱ھ	۱۲۲۰ھ	۱۲۱۹ھ	۱۲۱۸ھ	۱۲۱۷ھ	۱۲۱۶ھ	۱۲۱۵ھ	۱۲۱۴ھ	۱۲۱۳ھ	۱۲۱۲ھ	۱۲۱۱ھ	۱۲۱۰ھ	۱۲۰۹ھ	۱۲۰۸ھ	۱۲۰۷ھ	۱۲۰۶ھ	۱۲۰۵ھ	۱۲۰۴ھ	۱۲۰۳ھ	۱۲۰۲ھ	۱۲۰۱ھ	۱۲۰۰ھ	۱۱۹۹ھ	۱۱۹۸ھ	۱۱۹۷ھ	۱۱۹۶ھ	۱۱۹۵ھ	۱۱۹۴ھ	۱۱۹۳ھ	۱۱۹۲ھ	۱۱۹۱ھ	۱۱۹۰ھ	۱۱۸۹ھ	۱۱۸۸ھ	۱۱۸۷ھ	۱۱۸۶ھ	۱۱۸۵ھ	۱۱۸۴ھ	۱۱۸۳ھ	۱۱۸۲ھ	۱۱۸۱ھ	۱۱۸۰ھ	۱۱۷۹ھ	۱۱۷۸ھ	۱۱۷۷ھ	۱۱۷۶ھ	۱۱۷۵ھ	۱۱۷۴ھ	۱۱۷۳ھ	۱۱۷۲ھ	۱۱۷۱ھ	۱۱۷۰ھ	۱۱۶۹ھ	۱۱۶۸ھ	۱۱۶۷ھ	۱۱۶۶ھ	۱۱۶۵ھ	۱۱۶۴ھ	۱۱۶۳ھ	۱۱۶۲ھ	۱۱۶۱ھ	۱۱۶۰ھ	۱۱۵۹ھ	۱۱۵۸ھ	۱۱۵۷ھ	۱۱۵۶ھ	۱۱۵۵ھ	۱۱۵۴ھ	۱۱۵۳ھ	۱۱۵۲ھ	۱۱۵۱ھ	۱۱۵۰ھ	۱۱۴۹ھ	۱۱۴۸ھ	۱۱۴۷ھ	۱۱۴۶ھ	۱۱۴۵ھ	۱۱۴۴ھ	۱۱۴۳ھ	۱۱۴۲ھ	۱۱۴۱ھ	۱۱۴۰ھ	۱۱۳۹ھ	۱۱۳۸ھ	۱۱۳۷ھ	۱۱۳۶ھ	۱۱۳۵ھ	۱۱۳۴ھ	۱۱۳۳ھ	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۱ھ	۱۱۳۰ھ	۱۱۲۹ھ	۱۱۲۸ھ	۱۱۲۷ھ	۱۱۲۶ھ	۱۱۲۵ھ	۱۱۲۴ھ	۱۱۲۳ھ	۱۱۲۲ھ	۱۱۲۱ھ	۱۱۲۰ھ	۱۱۱۹ھ	۱۱۱۸ھ	۱۱۱۷ھ	۱۱۱۶ھ	۱۱۱۵ھ	۱۱۱۴ھ	۱۱۱۳ھ	۱۱۱۲ھ	۱۱۱۱ھ	۱۱۱۰ھ	۱۱۰۹ھ	۱۱۰۸ھ	۱۱۰۷ھ	۱۱۰۶ھ	۱۱۰۵ھ	۱۱۰۴ھ	۱۱۰۳ھ	۱۱۰۲ھ	۱۱۰۱ھ	۱۱۰۰ھ	۱۰۹۹ھ	۱۰۹۸ھ	۱۰۹۷ھ	۱۰۹۶ھ	۱۰۹۵ھ	۱۰۹۴ھ	۱۰۹۳ھ	۱۰۹۲ھ	۱۰۹۱ھ	۱۰۹۰ھ	۱۰۸۹ھ	۱۰۸۸ھ	۱۰۸۷ھ	۱۰۸۶ھ	۱۰۸۵ھ	۱۰۸۴ھ	۱۰۸۳ھ	۱۰۸۲ھ	۱۰۸۱ھ	۱۰۸۰ھ	۱۰۷۹ھ	۱۰۷۸ھ	۱۰۷۷ھ	۱۰۷۶ھ	۱۰۷۵ھ	۱۰۷۴ھ	۱۰۷۳ھ	۱۰۷۲ھ	۱۰۷۱ھ	۱۰۷۰ھ	۱۰۶۹ھ	۱۰۶۸ھ	۱۰۶۷ھ	۱۰۶۶ھ	۱۰۶۵ھ	۱۰۶۴ھ	۱۰۶۳ھ	۱۰۶۲ھ	۱۰۶۱ھ	۱۰۶۰ھ	۱۰۵۹ھ	۱۰۵۸ھ	۱۰۵۷ھ	۱۰۵۶ھ	۱۰۵۵ھ	۱۰۵۴ھ	۱۰۵۳ھ	۱۰۵۲ھ	۱۰۵۱ھ	۱۰۵۰ھ	۱۰۴۹ھ	۱۰۴۸ھ	۱۰۴۷ھ	۱۰۴۶ھ	۱۰۴۵ھ	۱۰۴۴ھ	۱۰۴۳ھ	۱۰۴۲ھ	۱۰۴۱ھ	۱۰۴۰ھ	۱۰۳۹ھ	۱۰۳۸ھ	۱۰۳۷ھ	۱۰۳۶ھ	۱۰۳۵ھ	۱۰۳۴ھ	۱۰۳۳ھ	۱۰۳۲ھ	۱۰۳۱ھ	۱۰۳۰ھ	۱۰۲۹ھ	۱۰۲۸ھ	۱۰۲۷ھ	۱۰۲۶ھ	۱۰۲۵ھ	۱۰۲۴ھ	۱۰۲۳ھ	۱۰۲۲ھ	۱۰۲۱ھ	۱۰۲۰ھ	۱۰۱۹ھ	۱۰۱۸ھ	۱۰۱۷ھ	۱۰۱۶ھ	۱۰۱۵ھ	۱۰۱۴ھ	۱۰۱۳ھ	۱۰۱۲ھ	۱۰۱۱ھ	۱۰۱۰ھ	۱۰۰۹ھ	۱۰۰۸ھ	۱۰۰۷ھ	۱۰۰۶ھ	۱۰۰۵ھ	۱۰۰۴ھ	۱۰۰۳ھ	۱۰۰۲ھ	۱۰۰۱ھ	۱۰۰۰ھ	۹۹۹ھ	۹۹۸ھ	۹۹۷ھ	۹۹۶ھ	۹۹۵ھ	۹۹۴ھ	۹۹۳ھ	۹۹۲ھ	۹۹۱ھ	۹۹۰ھ	۹۸۹ھ	۹۸۸ھ	۹۸۷ھ	۹۸۶ھ	۹۸۵ھ	۹۸۴ھ	۹۸۳ھ	۹۸۲ھ	۹۸۱ھ	۹۸۰ھ	۹۷۹ھ	۹۷۸ھ	۹۷۷ھ	۹۷۶ھ	۹۷۵ھ	۹۷۴ھ	۹۷۳ھ	۹۷۲ھ	۹۷۱ھ	۹۷۰ھ	۹۶۹ھ	۹۶۸ھ	۹۶۷ھ	۹۶۶ھ	۹۶۵ھ	۹۶۴ھ	۹۶۳ھ	۹۶۲ھ	۹۶۱ھ	۹۶۰ھ	۹۵۹ھ	۹۵۸ھ	۹۵۷ھ	۹۵۶ھ	۹۵۵ھ	۹۵۴ھ	۹۵۳ھ	۹۵۲ھ	۹۵۱ھ	۹۵۰ھ	۹۴۹ھ	۹۴۸ھ	۹۴۷ھ	۹۴۶ھ	۹۴۵ھ	۹۴۴ھ	۹۴۳ھ	۹۴۲ھ	۹۴۱ھ	۹۴۰ھ	۹۳۹ھ	۹۳۸ھ	۹۳۷ھ	۹۳۶ھ	۹۳۵ھ	۹۳۴ھ	۹۳۳ھ	۹۳۲ھ	۹۳۱ھ	۹۳۰ھ	۹۲۹ھ	۹۲۸ھ	۹۲۷ھ	۹۲۶ھ																																																																																																																																																																																																																																																																																																																
منگل	۱	۲۲	۱۹	۱۲	۹	۲۸	۱۸	پہ	۲	۲۳	۲۰	۱۳	۱۰	۲۹	۱۹	جمعہ	۳	۲۴	۲۱	۱۴	۱۱	۳۰	۲۱	۱۵	۸	۲۵	۱۶	۹	۲۴	۱۷	۱۰	۳۱	۲۲	۱۵	۸	۲۶	۱۷	۱۰	۳۲	۲۳	۱۶	۹	۲۷	۱۸	۱۱	۳۳	۲۴	۱۷	۱۰	۳۴	۲۵	۱۸	۱۱	۳۵	۲۶	۱۹	۱۲	۳۶	۲۷	۲۰	۱۳	۳۷	۲۸	۲۱	۱۴	۳۸	۲۹	۲۲	۱۵	۳۹	۳۰	۲۳	۱۶	۴۰	۳۱	۲۴	۱۷	۴۱	۳۲	۲۵	۱۸	۴۲	۳۳	۲۶	۱۹	۴۳	۳۴	۲۷	۲۰	۴۴	۳۵	۲۸	۲۱	۴۵	۳۶	۲۹	۲۲	۴۶	۳۷	۳۰	۲۳	۴۷	۳۸	۳۱	۲۴	۴۸	۳۹	۳۲	۲۵	۴۹	۴۰	۳۳	۲۶	۵۰	۴۱	۳۴	۲۷	۵۱	۴۲	۳۵	۲۸	۵۲	۴۳	۳۶	۲۹	۵۳	۴۴	۳۷	۳۰	۵۴	۴۵	۳۸	۳۱	۵۵	۴۶	۳۹	۳۲	۵۶	۴۷	۴۰	۳۳	۵۷	۴۸	۴۱	۳۴	۵۸	۴۹	۴۲	۳۵	۵۹	۵۰	۴۳	۳۶	۶۰	۵۱	۴۴	۳۷	۶۱	۵۲	۴۵	۳۸	۶۲	۵۳	۴۶	۳۹	۶۳	۵۴	۴۷	۴۰	۶۴	۵۵	۴۸	۴۱	۶۵	۵۶	۴۹	۴۲	۶۶	۵۷	۵۰	۴۳	۳۶	۶۷	۵۸	۵۱	۴۴	۳۷	۶۸	۵۹	۵۲	۴۵	۶۹	۶۰	۵۳	۴۶	۷۰	۶۱	۵۴	۴۷	۷۱	۶۲	۵۵	۴۸	۷۲	۶۳	۵۶	۴۹	۷۳	۶۴	۵۷	۵۰	۷۴	۶۵	۵۸	۵۱	۷۵	۶۶	۵۹	۵۲	۷۶	۶۷	۶۰	۵۳	۷۷	۶۸	۶۱	۵۴	۷۸	۶۹	۶۲	۵۵	۷۹	۷۰	۶۳	۵۶	۸۰	۷۱	۶۴	۵۷	۸۱	۷۲	۶۵	۵۸	۸۲	۷۳	۶۶	۵۹	۸۳	۷۴	۶۷	۶۰	۸۴	۷۵	۶۸	۶۱	۸۵	۷۶	۶۹	۶۲	۸۶	۷۷	۷۰	۶۳	۸۷	۷۸	۷۱	۶۴	۸۸	۷۹	۷۲	۶۵	۸۹	۸۰	۷۳	۶۶	۹۰	۸۱	۷۴	۶۷	۹۱	۸۲	۷۵	۶۸	۹۲	۸۳	۷۶	۶۹	۹۳	۸۴	۷۷	۷۰	۹۴	۸۵	۷۸	۷۱	۹۵	۸۶	۷۹	۷۲	۹۶	۸۷	۸۰	۷۳	۹۷	۸۸	۸۱	۷۴	۹۸	۸۹	۸۲	۷۵	۹۹	۹۰	۸۳	۷۶	۱۰۰	۹۱	۸۴	۷۷	۱۰۱	۹۲	۸۵	۷۸	۱۰۲	۹۳	۸۶	۷۹	۱۰۳	۹۴	۸۷	۸۰	۱۰۴	۹۵	۸۸	۸۱	۱۰۵	۹۶	۸۹	۸۲	۱۰۶	۹۷	۹۰	۸۳	۱۰۷	۹۸	۹۱	۸۴	۱۰۸	۹۹	۹۲	۸۵	۱۰۹	۱۰۰	۹۳	۸۶	۱۱۰	۱۰۱	۹۴	۸۷	۱۱۱	۱۰۲	۹۵	۸۸	۱۱۲	۱۰۳	۹۶	۸۹	۱۱۳	۱۰۴	۹۷	۹۰	۱۱۴	۱۰۵	۹۸	۹۱	۱۱۵	۱۰۶	۹۹	۹۲	۱۱۶	۱۰۷	۱۰۰	۹۳	۱۱۷	۱۰۸	۱۰۱	۹۴	۱۱۸	۱۰۹	۱۰۲	۹۵	۱۱۹	۱۱۰	۱۰۳	۹۶	۱۲۰	۱۱۱	۱۰۴	۹۷	۱۲۱	۱۱۲	۱۰۵	۹۸	۱۲۲	۱۱۳	۱۰۶	۹۹	۱۲۳	۱۱۴	۱۰۷	۱۰۰	۱۲۴	۱۱۵	۱۰۸	۱۰۱	۱۲۵	۱۱۶	۱۰۹	۱۰۲	۱۲۶	۱۱۷	۱۱۰	۱۰۳	۱۲۷	۱۱۸	۱۱۱	۱۰۴	۱۲۸	۱۱۹	۱۱۲	۱۰۵	۱۲۹	۱۲۰	۱۱۳	۱۰۶	۱۳۰	۱۲۱	۱۱۴	۱۰۷	۱۱۰	۱۳۱	۱۲۲	۱۱۵	۱۰۸	۱۳۲	۱۲۳	۱۱۶	۱۰۹	۱۳۳	۱۲۴	۱۱۷	۱۱۰	۱۳۴	۱۲۵	۱۱۸	۱۱۱	۱۳۵	۱۲۶	۱۱۹	۱۱۲	۱۳۶	۱۲۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۳۷	۱۲۸	۱۲۱	۱۱۴	۱۳۸	۱۲۹	۱۲۲	۱۱۵	۱۳۹	۱۳۰	۱۲۳	۱۱۶	۱۴۰	۱۳۱	۱۲۴	۱۱۷	۱۴۱	۱۳۲	۱۲۵	۱۱۸	۱۴۲	۱۳۳	۱۲۶	۱۱۹	۱۴۳	۱۳۴	۱۲۷	۱۲۰	۱۴۴	۱۳۵	۱۲۸	۱۲۱	۱۴۵	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۲	۱۴۶	۱۳۷	۱۳۰	۱۲۳	۱۴۷	۱۳۸	۱۳۱	۱۲۴	۱۴۸	۱۳۹	۱۳۲	۱۲۵	۱۴۹	۱۴۰	۱۳۳	۱۲۶	۱۵۰	۱۴۱	۱۳۴	۱۲۷	۱۵۱	۱۴۲	۱۳۵	۱۲۸	۱۵۲	۱۴۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۵۳	۱۴۴	۱۳۷	۱۳۰	۱۵۴	۱۴۵	۱۳۸	۱۳۱	۱۵۵	۱۴۶	۱۳۹	۱۳۲	۱۵۶	۱۴۷	۱۴۰	۱۳۳	۱۵۷	۱۴۸	۱۴۱	۱۳۴	۱۵۸	۱۴۹	۱۴۲	۱۳۵	۱۵۹	۱۵۰	۱۴۳	۱۳۶	۱۶۰	۱۵۱	۱۴۴	۱۳۷	۱۶۱	۱۵۲	۱۴۵	۱۳۸	۱۶۲	۱۵۳	۱۴۶	۱۳۹	۱۶۳	۱۵۴	۱۴۷	۱۴۰	۱۶۴	۱۵۵	۱۴۸	۱۴۱	۱۶۵	۱۵۶	۱۴۹	۱۴۲	۱۶۶	۱۵۷	۱۵۰	۱۴۳	۱۶۷	۱۵۸	۱۵۱	۱۴۴	۱۶۸	۱۵۹	۱۵۲	۱۴۵	۱۶۹	۱۶۰	۱۵۳	۱۴۶	۱۷۰	۱۶۱	۱۵۴	۱۴۷	۱۷۱	۱۶۲	۱۵۵	۱۴۸	۱۷۲	۱۶۳	۱۵۶	۱۴۹	۱۷۳	۱۶۴	۱۵۷	۱۵۰	۱۷۴	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۱	۱۷۵	۱۶۶	۱۵۹	۱۵۲	۱۷۶	۱۶۷	۱۶۰	۱۵۳	۱۷۷	۱۶۸	۱۶۱	۱۵۴	۱۷۸	۱۶۹	۱۶۲	۱۵۵	۱۷۹	۱۷۰	۱۶۳	۱۵۶	۱۸۰	۱۷۱	۱۶۴	۱۵۷	۱۸۱	۱۷۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۸۲	۱۷۳	۱۶۶	۱۵۹	۱۸۳	۱۷۴	۱۶۷	۱۶۰	۱۸۴	۱۷۵	۱۶۸	۱۶۱	۱۸۵	۱۷۶	۱۶۹	۱۶۲	۱۸۶	۱۷۷	۱۷۰	۱۶۳	۱۸۷	۱۷۸	۱۷۱	۱۶۴	۱۸۸	۱۷۹	۱۷۲	۱۶۵	۱۸۹	۱۸۰	۱۷۳	۱۶۶	۱۹۰	۱۸۱	۱۷۴	۱۶۷	۱۹۱	۱۸۲	۱۷۵	۱۶۸	۱۹۲	۱۸۳	۱۷۶	۱۶۹	۱۹۳	۱۸۴	۱۷۷	۱۷۰	۱۹۴	۱۸۵	۱۷۸	۱۷۱	۱۹۵	۱۸۶	۱۷۹	۱۷۲



# شیر اسلام کا پیغام شیر پنجاب کے نام

نجدیوں میں خوب ہوگی مٹح خوانی آپ کی  
 ہوگی معلوم سب کو لن ترانی آپ کی  
 جاو جی بس دیکھ لی قرآن دانی آپ کی  
 ختم یہ بھی ہو چکی جھوٹی کہانی آپ کی  
 ہو مبارک انکو بس مرثیہ خوانی آپ کی  
 کیا ہوئی اب تو بتاؤ تیغ رانی آپ کی  
 جھجٹھے قبریں بھی جس سے نانی آپ کی  
 ہے اُدھرنے والی اب بخیہ پرانی آپ کی  
 آٹھیں ٹٹیں کسے ہے دیتیا کسان آپ کی  
 اس لٹی اب دیکھنی ہے محنت جانی آپ کی  
 خاک میں سب مل گئی کیوں باقتضائی آپ کی  
 گو نہیں ہر شیطنت میں کوئی ثانی آپ کی  
 جس سواب شرار ہی کے بہترین آپ کی  
 اس گھڑی تک ہم نے جو کچھ چاہی آپ کی  
 ہاں فقط اتنی رہی کہ یہ ایسی آپ کی  
 چند روزہ ہر میاں ہی زندگانی آپ کی  
 آج کو بھول بہتی پھرتی مثل پانی آپ کی  
 لوٹ کر تجھ پر پڑی یہ بد بانی آپ کی  
 موت آجائے گی ورنہ ناگہانی آپ کی

دیکھ لی اتر سہری گندہ دہانی آپ کی  
 کھل گئی بینک پر سب تفسیر دانی آپ کی  
 خرمی ہوتا ہے کتابیں لاؤ کر عالم کس  
 جسم غامی سے سیجا کو بھایا یہ فلک  
 کر رہی ہر قوم نجدی ارباب تمام بجا  
 زعم میں تھے نجدیوں کے تم بڑی اکبریا  
 وہ بناؤں گت تری گر ہو مقابل کو کس  
 پیر میں ہستی کا تیری پاک اب ہو نیکو ہم  
 نہ تجھے قرآن سے مطلب ہے حدیثوں کی کس  
 ہوں میں ان دانی سا خادم قاتل خنجر کا  
 کیا بنگارا تو نے اتنا اس وضیعت با مصفا  
 باغ احمد کے لکھو لکھا دے ناپاک نو  
 ہاتھ میں تیرے قلہ یا تیلی جا رو بس  
 ایک ذرہ بھر نہ دیکھا بھڑ میں ایسا شریہ  
 حق تو ایسا کھل گیا اب جڑن نصف النہا  
 کس لئے اے بوجھاؤ دیتاے فانی پر گرا  
 گزریاں کو بند کھتا ہوئی رسوائی نہ یوں  
 ہر گیند کی صدا تو یاد رکھ اے بے حیا  
 باز آجا اب بھی اے نسل یہودی باز

چشم نابینا کا تیری ہے منارچ احمدی

ہے وہ تفسیر ثنائی سرمہ دانی آپ کی

الہامی لکھو

جمعہ	۱	۲۳	۲۰	۱۳	۱۰	۲۸	۱۹
ہفتہ	۲	۲۵	۲۱	۱۲	۱۱	۲۹	۲۰
اتوار	۳	۲۶	۲۲	۱۳	۱۲	۳۰	۲۱
پیر	۴	۲۷	۲۳	۱۴	۱۳	۳۱	۲۲
منگل	۵	۲۸	۲۴	۱۵	۱۴	۱	۲۳
بدھ	۶	۲۹	۲۵	۱۶	۱۵	۲	۲۴
جمعہ	۷	۳۰	۲۶	۱۷	۱۶	۳	۲۵
ہفتہ	۸	۳۱	۲۷	۱۸	۱۷	۴	۲۶
اتوار	۹	۱	۲۸	۱۹	۱۸	۵	۲۷
پیر	۱۰	۲	۲۹	۲۰	۱۹	۶	۲۸
منگل	۱۱	۳	۳۰	۲۱	۲۰	۷	۲۹
بدھ	۱۲	۴	۳۱	۲۲	۲۱	۸	۳۰
جمعہ	۱۳	۵	۱	۲۳	۲۲	۹	۳۱
ہفتہ	۱۴	۶	۲	۲۴	۲۳	۱۰	۱
اتوار	۱۵	۷	۳	۲۵	۲۴	۱۱	۲
پیر	۱۶	۸	۴	۲۶	۲۵	۱۲	۳
منگل	۱۷	۹	۵	۲۷	۲۶	۱۳	۴
بدھ	۱۸	۱۰	۶	۲۸	۲۷	۱۴	۵
جمعہ	۱۹	۱۱	۷	۲۹	۲۸	۱۵	۶
ہفتہ	۲۰	۱۲	۸	۳۰	۲۹	۱۶	۷
اتوار	۲۱	۱۳	۹	۳۱	۳۰	۱۷	۸
پیر	۲۲	۱۴	۱۰	۱	۳۱	۱۸	۹
منگل	۲۳	۱۵	۱۱	۲	۱	۱۹	۱۰
بدھ	۲۴	۱۶	۱۲	۳	۲	۲۰	۱۱
جمعہ	۲۵	۱۷	۱۳	۴	۳	۲۱	۱۲
ہفتہ	۲۶	۱۸	۱۴	۵	۴	۲۲	۱۳
اتوار	۲۷	۱۹	۱۵	۶	۵	۲۳	۱۴
پیر	۲۸	۲۰	۱۶	۷	۶	۲۴	۱۵
منگل	۲۹	۲۱	۱۷	۸	۷	۲۵	۱۶
بدھ	۳۰	۲۲	۱۸	۹	۸	۲۶	۱۷
جمعہ	۳۱	۲۳	۱۹	۱۰	۹	۲۷	۱۸
ہفتہ	۱	۲۴	۲۰	۱۱	۱۰	۲۸	۱۹



# بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دعویٰ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیرو اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ جعفر مہدیؑ یا اسلام کی آمد کا مہیا ہوں اور غلبہ حق تعالیٰ کی فتح اور مہدی کے نام کو وابستہ ہیں۔ وہ سب کی سب حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دینی بانی سلسلہ احمدیہ کے ظہور سے پوری ہو گئی ہیں اور چونکہ اس سلسلہ اسلام کل دنیا کے لئے آیا ہے اور کسی خاص قوم یا ملک مخصوص نہیں اس لئے بانی سلسلہ احمدیہ بھی بلا تخصیص ہر ملک اور ہر قوم کیلئے مصلح ہو کر مبعوث ہوئے ہیں مسلمانوں کیلئے جیسے وہ مہدیؑ معہوم ہیں اسی طرح عیسائیوں کیلئے مسیح موعود اور ہندوؤں کیلئے کرشن اور تار میں چونکہ حلیہ اقوام آخری زمانہ میں اپنی اپنی طور پر ایک مصلح کی منتظر تھی چنانچہ ان سب کی امیدیں آپ کے ظہور سے پوری ہوئیں۔ یس لئے ہوا کہ آخری زمانہ آیا اور مصلح اور مامور تمام قوم کو ایک کر دے اور ان کے تمام باہمی تفرقوں اور اختلافوں کو مٹا دے ۛ

## تردیت عیسیٰ علیہ السلام

یہ کہتے ہیں نادان کہ عیسیٰ ہی زندہ ہوئی جس سے اپنی ہی اُمت نہ زندہ خدا نے تو قرآن میں تعلیم دی تھی مراد وہ ہوئی اس کی انجیل ناسخ خدا نے یہ رتبہ محمد کو بخشا صحیفہ ہے اس کو ملا ایسا کامل اے نادان مسلم! یہ غیرت کی جاہر ہوئی جس کی خاطر بھی دنیا ہویدا ہے پھر کون سبقت ہو لیجائے ان کے

نہ تعلیم کسی نہ دیں جس کا زندہ کرے گا وہ کیا دین احمد کو زندہ بنی ہے وہ زندہ ہو دیں جس کا زندہ نہ ہو زندہ مذہب خود وہ ہی زندہ کہ تعلیم جس کی ایندھن ہے زندہ کہ پڑھنے سے جس کے ہوئے مرے زندہ محمدؐ ہوں مدفون عیسیٰؑ ہو زندہ ہمارا بنی وہ رہا ہی نہ زندہ فلک پر بٹھایا ہے عیسیٰؑ کو زندہ

یہ چھوڑو عقیدہ اسے مرنے بھی دو

کہ ہے موت عیسیٰؑ میں اس کا نام زندہ صبا کر رہا ہے

۱۹۲۲ء	۱۹۲۱ء	۱۹۲۰ء	۱۹۱۹ء	۱۹۱۸ء	۱۹۱۷ء	۱۹۱۶ء	۱۹۱۵ء	۱۹۱۴ء	۱۹۱۳ء	۱۹۱۲ء	۱۹۱۱ء	۱۹۱۰ء	۱۹۰۹ء	۱۹۰۸ء	۱۹۰۷ء	۱۹۰۶ء	۱۹۰۵ء	۱۹۰۴ء	۱۹۰۳ء	۱۹۰۲ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۰ء	۱۸۹۹ء	۱۸۹۸ء	۱۸۹۷ء	۱۸۹۶ء	۱۸۹۵ء	۱۸۹۴ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۰ء	۱۸۸۹ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۷ء	۱۸۸۶ء	۱۸۸۵ء	۱۸۸۴ء	۱۸۸۳ء	۱۸۸۲ء	۱۸۸۱ء	۱۸۸۰ء	۱۸۷۹ء	۱۸۷۸ء	۱۸۷۷ء	۱۸۷۶ء	۱۸۷۵ء	۱۸۷۴ء	۱۸۷۳ء	۱۸۷۲ء	۱۸۷۱ء	۱۸۷۰ء	۱۸۶۹ء	۱۸۶۸ء	۱۸۶۷ء	۱۸۶۶ء	۱۸۶۵ء	۱۸۶۴ء	۱۸۶۳ء	۱۸۶۲ء	۱۸۶۱ء	۱۸۶۰ء	۱۸۵۹ء	۱۸۵۸ء	۱۸۵۷ء	۱۸۵۶ء	۱۸۵۵ء	۱۸۵۴ء	۱۸۵۳ء	۱۸۵۲ء	۱۸۵۱ء	۱۸۵۰ء	۱۸۴۹ء	۱۸۴۸ء	۱۸۴۷ء	۱۸۴۶ء	۱۸۴۵ء	۱۸۴۴ء	۱۸۴۳ء	۱۸۴۲ء	۱۸۴۱ء	۱۸۴۰ء	۱۸۳۹ء	۱۸۳۸ء	۱۸۳۷ء	۱۸۳۶ء	۱۸۳۵ء	۱۸۳۴ء	۱۸۳۳ء	۱۸۳۲ء	۱۸۳۱ء	۱۸۳۰ء	۱۸۲۹ء	۱۸۲۸ء	۱۸۲۷ء	۱۸۲۶ء	۱۸۲۵ء	۱۸۲۴ء	۱۸۲۳ء	۱۸۲۲ء	۱۸۲۱ء	۱۸۲۰ء	۱۸۱۹ء	۱۸۱۸ء	۱۸۱۷ء	۱۸۱۶ء	۱۸۱۵ء	۱۸۱۴ء	۱۸۱۳ء	۱۸۱۲ء	۱۸۱۱ء	۱۸۱۰ء	۱۸۰۹ء	۱۸۰۸ء	۱۸۰۷ء	۱۸۰۶ء	۱۸۰۵ء	۱۸۰۴ء	۱۸۰۳ء	۱۸۰۲ء	۱۸۰۱ء	۱۸۰۰ء	۱۷۹۹ء	۱۷۹۸ء	۱۷۹۷ء	۱۷۹۶ء	۱۷۹۵ء	۱۷۹۴ء	۱۷۹۳ء	۱۷۹۲ء	۱۷۹۱ء	۱۷۹۰ء	۱۷۸۹ء	۱۷۸۸ء	۱۷۸۷ء	۱۷۸۶ء	۱۷۸۵ء	۱۷۸۴ء	۱۷۸۳ء	۱۷۸۲ء	۱۷۸۱ء	۱۷۸۰ء	۱۷۷۹ء	۱۷۷۸ء	۱۷۷۷ء	۱۷۷۶ء	۱۷۷۵ء	۱۷۷۴ء	۱۷۷۳ء	۱۷۷۲ء	۱۷۷۱ء	۱۷۷۰ء	۱۷۶۹ء	۱۷۶۸ء	۱۷۶۷ء	۱۷۶۶ء	۱۷۶۵ء	۱۷۶۴ء	۱۷۶۳ء	۱۷۶۲ء	۱۷۶۱ء	۱۷۶۰ء	۱۷۵۹ء	۱۷۵۸ء	۱۷۵۷ء	۱۷۵۶ء	۱۷۵۵ء	۱۷۵۴ء	۱۷۵۳ء	۱۷۵۲ء	۱۷۵۱ء	۱۷۵۰ء	۱۷۴۹ء	۱۷۴۸ء	۱۷۴۷ء	۱۷۴۶ء	۱۷۴۵ء	۱۷۴۴ء	۱۷۴۳ء	۱۷۴۲ء	۱۷۴۱ء	۱۷۴۰ء	۱۷۳۹ء	۱۷۳۸ء	۱۷۳۷ء	۱۷۳۶ء	۱۷۳۵ء	۱۷۳۴ء	۱۷۳۳ء	۱۷۳۲ء	۱۷۳۱ء	۱۷۳۰ء	۱۷۲۹ء	۱۷۲۸ء	۱۷۲۷ء	۱۷۲۶ء	۱۷۲۵ء	۱۷۲۴ء	۱۷۲۳ء	۱۷۲۲ء	۱۷۲۱ء	۱۷۲۰ء	۱۷۱۹ء	۱۷۱۸ء	۱۷۱۷ء	۱۷۱۶ء	۱۷۱۵ء	۱۷۱۴ء	۱۷۱۳ء	۱۷۱۲ء	۱۷۱۱ء	۱۷۱۰ء	۱۷۰۹ء	۱۷۰۸ء	۱۷۰۷ء	۱۷۰۶ء	۱۷۰۵ء	۱۷۰۴ء	۱۷۰۳ء	۱۷۰۲ء	۱۷۰۱ء	۱۷۰۰ء	۱۶۹۹ء	۱۶۹۸ء	۱۶۹۷ء	۱۶۹۶ء	۱۶۹۵ء	۱۶۹۴ء	۱۶۹۳ء	۱۶۹۲ء	۱۶۹۱ء	۱۶۹۰ء	۱۶۸۹ء	۱۶۸۸ء	۱۶۸۷ء	۱۶۸۶ء	۱۶۸۵ء	۱۶۸۴ء	۱۶۸۳ء	۱۶۸۲ء	۱۶۸۱ء	۱۶۸۰ء	۱۶۷۹ء	۱۶۷۸ء	۱۶۷۷ء	۱۶۷۶ء	۱۶۷۵ء	۱۶۷۴ء	۱۶۷۳ء	۱۶۷۲ء	۱۶۷۱ء	۱۶۷۰ء	۱۶۶۹ء	۱۶۶۸ء	۱۶۶۷ء	۱۶۶۶ء	۱۶۶۵ء	۱۶۶۴ء	۱۶۶۳ء	۱۶۶۲ء	۱۶۶۱ء	۱۶۶۰ء	۱۶۵۹ء	۱۶۵۸ء	۱۶۵۷ء	۱۶۵۶ء	۱۶۵۵ء	۱۶۵۴ء	۱۶۵۳ء	۱۶۵۲ء	۱۶۵۱ء	۱۶۵۰ء	۱۶۴۹ء	۱۶۴۸ء	۱۶۴۷ء	۱۶۴۶ء	۱۶۴۵ء	۱۶۴۴ء	۱۶۴۳ء	۱۶۴۲ء	۱۶۴۱ء	۱۶۴۰ء	۱۶۳۹ء	۱۶۳۸ء	۱۶۳۷ء	۱۶۳۶ء	۱۶۳۵ء	۱۶۳۴ء	۱۶۳۳ء	۱۶۳۲ء	۱۶۳۱ء	۱۶۳۰ء	۱۶۲۹ء	۱۶۲۸ء	۱۶۲۷ء	۱۶۲۶ء	۱۶۲۵ء	۱۶۲۴ء	۱۶۲۳ء	۱۶۲۲ء	۱۶۲۱ء	۱۶۲۰ء	۱۶۱۹ء	۱۶۱۸ء	۱۶۱۷ء	۱۶۱۶ء	۱۶۱۵ء	۱۶۱۴ء	۱۶۱۳ء	۱۶۱۲ء	۱۶۱۱ء	۱۶۱۰ء	۱۶۰۹ء	۱۶۰۸ء	۱۶۰۷ء	۱۶۰۶ء	۱۶۰۵ء	۱۶۰۴ء	۱۶۰۳ء	۱۶۰۲ء	۱۶۰۱ء	۱۶۰۰ء	۱۵۹۹ء	۱۵۹۸ء	۱۵۹۷ء	۱۵۹۶ء	۱۵۹۵ء	۱۵۹۴ء	۱۵۹۳ء	۱۵۹۲ء	۱۵۹۱ء	۱۵۹۰ء	۱۵۸۹ء	۱۵۸۸ء	۱۵۸۷ء	۱۵۸۶ء	۱۵۸۵ء	۱۵۸۴ء	۱۵۸۳ء	۱۵۸۲ء	۱۵۸۱ء	۱۵۸۰ء	۱۵۷۹ء	۱۵۷۸ء	۱۵۷۷ء	۱۵۷۶ء	۱۵۷۵ء	۱۵۷۴ء	۱۵۷۳ء	۱۵۷۲ء	۱۵۷۱ء	۱۵۷۰ء	۱۵۶۹ء	۱۵۶۸ء	۱۵۶۷ء	۱۵۶۶ء	۱۵۶۵ء	۱۵۶۴ء	۱۵۶۳ء	۱۵۶۲ء	۱۵۶۱ء	۱۵۶۰ء	۱۵۵۹ء	۱۵۵۸ء	۱۵۵۷ء	۱۵۵۶ء	۱۵۵۵ء	۱۵۵۴ء	۱۵۵۳ء	۱۵۵۲ء	۱۵۵۱ء	۱۵۵۰ء	۱۵۴۹ء	۱۵۴۸ء	۱۵۴۷ء	۱۵۴۶ء	۱۵۴۵ء	۱۵۴۴ء	۱۵۴۳ء	۱۵۴۲ء	۱۵۴۱ء	۱۵۴۰ء	۱۵۳۹ء	۱۵۳۸ء	۱۵۳۷ء	۱۵۳۶ء	۱۵۳۵ء	۱۵۳۴ء	۱۵۳۳ء	۱۵۳۲ء	۱۵۳۱ء	۱۵۳۰ء	۱۵۲۹ء	۱۵۲۸ء	۱۵۲۷ء	۱۵۲۶ء	۱۵۲۵ء	۱۵۲۴ء	۱۵۲۳ء	۱۵۲۲ء	۱۵۲۱ء	۱۵۲۰ء	۱۵۱۹ء	۱۵۱۸ء	۱۵۱۷ء	۱۵۱۶ء	۱۵۱۵ء	۱۵۱۴ء	۱۵۱۳ء	۱۵۱۲ء	۱۵۱۱ء	۱۵۱۰ء	۱۵۰۹ء	۱۵۰۸ء	۱۵۰۷ء	۱۵۰۶ء	۱۵۰۵ء	۱۵۰۴ء	۱۵۰۳ء	۱۵۰۲ء	۱۵۰۱ء	۱۵۰۰ء	۱۴۹۹ء	۱۴۹۸ء	۱۴۹۷ء	۱۴۹۶ء	۱۴۹۵ء	۱۴۹۴ء	۱۴۹۳ء	۱۴۹۲ء	۱۴۹۱ء	۱۴۹۰ء	۱۴۸۹ء	۱۴۸۸ء	۱۴۸۷ء	۱۴۸۶ء	۱۴۸۵ء	۱۴۸۴ء	۱۴۸۳ء	۱۴۸۲ء	۱۴۸۱ء	۱۴۸۰ء	۱۴۷۹ء	۱۴۷۸ء	۱۴۷۷ء	۱۴۷۶ء	۱۴۷۵ء	۱۴۷۴ء	۱۴۷۳ء	۱۴۷۲ء	۱۴۷۱ء	۱۴۷۰ء	۱۴۶۹ء	۱۴۶۸ء	۱۴۶۷ء	۱۴۶۶ء	۱۴۶۵ء	۱۴۶۴ء	۱۴۶۳ء	۱۴۶۲ء	۱۴۶۱ء	۱۴۶۰ء	۱۴۵۹ء	۱۴۵۸ء	۱۴۵۷ء	۱۴۵۶ء	۱۴۵۵ء	۱۴۵۴ء	۱۴۵۳ء	۱۴۵۲ء	۱۴۵۱ء	۱۴۵۰ء	۱۴۴۹ء	۱۴۴۸ء	۱۴۴۷ء	۱۴۴۶ء	۱۴۴۵ء	۱۴۴۴ء	۱۴۴۳ء	۱۴۴۲ء	۱۴۴۱ء	۱۴۴۰ء	۱۴۳۹ء	۱۴۳۸ء	۱۴۳۷ء	۱۴۳۶ء	۱۴۳۵ء	۱۴۳۴ء	۱۴۳۳ء	۱۴۳۲ء	۱۴۳۱ء	۱۴۳۰ء	۱۴۲۹ء	۱۴۲۸ء	۱۴۲۷ء	۱۴۲۶ء	۱۴۲۵ء	۱۴۲۴ء	۱۴۲۳ء	۱۴۲۲ء	۱۴۲۱ء	۱۴۲۰ء	۱۴۱۹ء	۱۴۱۸ء	۱۴۱۷ء	۱۴۱۶ء	۱۴۱۵ء	۱۴۱۴ء	۱۴۱۳ء	۱۴۱۲ء	۱۴۱۱ء	۱۴۱۰ء	۱۴۰۹ء	۱۴۰۸ء	۱۴۰۷ء	۱۴۰۶ء	۱۴۰۵ء	۱۴۰۴ء	۱۴۰۳ء	۱۴۰۲ء	۱۴۰۱ء	۱۴۰۰ء	۱۳۹۹ء	۱۳۹۸ء	۱۳۹۷ء	۱۳۹۶ء	۱۳۹۵ء	۱۳۹۴ء	۱۳۹۳ء	۱۳۹۲ء	۱۳۹۱ء	۱۳۹۰ء	۱۳۸۹ء	۱۳۸۸ء	۱۳۸۷ء	۱۳۸۶ء	۱۳۸۵ء	۱۳۸۴ء	۱۳۸۳ء	۱۳۸۲ء	۱۳۸۱ء	۱۳۸۰ء	۱۳۷۹ء	۱۳۷۸ء	۱۳۷۷ء	۱۳۷۶ء	۱۳۷۵ء	۱۳۷۴ء	۱۳۷۳ء	۱۳۷۲ء	۱۳۷۱ء	۱۳۷۰ء	۱۳۶۹ء	۱۳۶۸ء	۱۳۶۷ء	۱۳۶۶ء	۱۳۶۵ء	۱۳۶۴ء	۱۳۶۳ء	۱۳۶۲ء	۱۳۶۱ء	۱۳۶۰ء	۱۳۵۹ء	۱۳۵۸ء	۱۳۵۷ء	۱۳۵۶ء	۱۳۵۵ء	۱۳۵۴ء	۱۳۵۳ء	۱۳۵۲ء	۱۳۵۱ء	۱۳۵۰ء	۱۳۴۹ء	۱۳۴۸ء	۱۳۴۷ء	۱۳۴۶ء	۱۳۴۵ء	۱۳۴۴ء	۱۳۴۳ء	۱۳۴۲ء	۱۳۴۱ء	۱۳۴۰ء	۱۳۳۹ء	۱۳۳۸ء	۱۳۳۷ء	۱۳۳۶ء	۱۳۳۵ء	۱۳۳۴ء	۱۳۳۳ء	۱۳۳۲ء	۱۳۳۱ء	۱۳۳۰ء	۱۳۲۹ء	۱۳۲۸ء	۱۳۲۷ء	۱۳۲۶ء	۱۳۲۵ء	۱۳۲۴ء	۱۳۲۳ء	۱۳۲۲ء	۱۳۲۱ء	۱۳۲۰ء	۱۳۱۹ء	۱۳۱۸ء	۱۳۱۷ء	۱۳۱۶ء	۱۳۱۵ء	۱۳۱۴ء	۱۳۱۳ء	۱۳۱۲ء	۱۳۱۱ء	۱۳۱۰ء	۱۳۰۹ء	۱۳۰۸ء	۱۳۰۷ء	۱۳۰۶ء	۱۳۰۵ء	۱۳۰۴ء	۱۳۰۳ء	۱۳۰۲ء	۱۳۰۱ء	۱۳۰۰ء	۱۲۹۹ء	۱۲۹۸ء	۱۲۹۷ء	۱۲۹۶ء	۱۲۹۵ء	۱۲۹۴ء	۱۲۹۳ء	۱۲۹۲ء	۱۲۹۱ء	۱۲۹۰ء	۱۲۸۹ء	۱۲۸۸ء	۱۲۸۷ء	۱۲۸۶ء	۱۲۸۵ء	۱۲۸۴ء	۱۲۸۳ء	۱۲۸۲ء	۱۲۸۱ء	۱۲۸۰ء	۱۲۷۹ء	۱۲۷۸ء	۱۲۷۷ء	۱۲۷۶ء	۱۲۷۵ء	۱۲۷۴ء	۱۲۷۳ء	۱۲۷۲ء	۱۲۷۱ء	۱۲۷۰ء	۱۲۶۹ء	۱۲۶۸ء	۱۲۶۷ء	۱۲۶۶ء	۱۲۶۵ء	۱۲۶۴ء	۱۲۶۳ء	۱۲۶۲ء	۱۲۶۱ء	۱۲۶۰ء	۱۲۵۹ء	۱۲۵۸ء	۱۲۵۷ء	۱۲۵۶ء	۱۲۵۵ء	۱۲۵۴ء	۱۲۵۳ء	۱۲۵۲ء	۱۲۵۱ء	۱۲۵۰ء	۱۲۴۹ء	۱۲۴۸ء	۱۲۴۷ء	۱۲۴۶ء	۱۲۴۵ء	۱۲۴۴ء	۱۲۴۳ء	۱۲۴۲ء	۱۲۴۱ء	۱۲۴۰ء	۱۲۳۹ء	۱۲۳۸ء	۱۲۳۷ء	۱۲۳۶ء	۱۲۳۵ء	۱۲۳۴ء	۱۲۳۳ء	۱۲۳۲ء	۱۲۳۱ء	۱۲۳۰ء	۱۲۲۹ء	۱۲۲۸ء	۱۲۲۷ء	۱۲۲۶ء	۱۲۲۵ء	۱۲۲۴ء	۱۲۲۳ء	۱۲۲۲ء	۱۲۲۱ء	۱۲۲۰ء	۱۲۱۹ء	۱۲۱۸ء	۱۲۱۷ء	۱۲۱۶ء	۱۲۱۵ء	۱۲۱۴ء	۱۲۱۳ء	۱۲۱۲ء	۱۲۱۱ء	۱۲۱۰ء	۱۲۰۹ء	۱۲۰۸ء	۱۲۰۷ء	۱۲۰۶ء	۱۲۰۵ء	۱۲۰۴ء	۱۲۰۳ء	۱۲۰۲ء	۱۲۰۱ء	۱۲۰۰ء	۱۱۹۹ء	۱۱۹۸ء	۱۱۹۷ء	۱۱۹۶ء	۱۱۹۵ء	۱۱۹۴ء	۱۱۹۳ء	۱۱۹۲ء	۱۱۹۱ء	۱۱۹۰ء	۱۱۸۹ء	۱۱۸۸ء	۱۱۸۷ء	۱۱۸۶ء	۱۱۸۵ء	۱۱۸۴ء	۱۱۸۳ء	۱۱۸۲ء	۱۱۸۱ء	۱۱۸۰ء	۱۱۷۹ء	۱۱۷۸ء	۱۱۷۷ء	۱۱۷۶ء	۱۱۷۵ء	۱۱۷۴ء	۱۱۷۳ء	۱۱۷۲ء	۱۱۷۱ء	۱۱۷۰ء	۱۱۶۹ء	۱۱۶۸ء	۱۱۶۷ء	۱۱۶۶ء	۱۱۶۵ء	۱۱۶۴ء	۱۱۶۳ء	۱۱۶۲ء	۱۱۶۱ء	۱۱۶۰ء	۱۱۵۹ء	۱۱۵۸ء	۱۱۵۷ء	۱۱۵۶ء	۱۱۵۵ء	۱۱۵۴ء	۱۱۵۳ء	۱۱۵۲ء	۱۱۵۱ء	۱۱۵۰ء	۱۱۴۹ء	۱۱۴۸ء	۱۱۴۷ء	۱۱۴۶ء	۱۱۴۵ء	۱۱۴۴ء	۱۱۴۳ء	۱۱۴۲ء	۱۱۴۱ء	۱۱۴۰ء	۱۱۳۹ء	۱۱۳۸ء	۱۱۳۷ء	۱۱۳۶ء	۱۱۳۵ء	۱۱۳۴ء	۱۱۳۳ء	۱۱۳۲ء	۱۱۳۱ء	۱۱۳۰ء	۱۱۲۹ء	۱۱۲۸ء	۱۱۲۷ء	۱۱۲۶ء	۱۱۲۵ء	۱۱۲۴ء	۱۱۲۳ء	۱۱۲۲ء	۱۱۲۱ء	۱۱۲۰ء	۱۱۱۹ء	۱۱۱۸ء	۱۱۱۷ء	۱۱۱۶ء	۱۱۱۵ء	۱۱۱۴ء	۱۱۱۳ء	۱۱۱۲ء	۱۱۱۱ء	۱۱۱۰ء	۱۱۰۹ء	۱۱۰۸ء	۱۱۰۷ء	۱۱۰۶ء	۱۱۰۵ء	۱۱۰۴ء	۱۱۰۳ء	۱۱۰۲ء	۱۱۰۱ء	۱۱۰۰ء	۱۰۹۹ء	۱۰۹۸ء	۱۰۹۷ء	۱۰۹۶ء	۱۰۹۵ء	۱۰۹۴ء	۱۰۹۳ء	۱۰۹۲ء	۱۰۹۱ء	۱۰۹۰ء	۱۰۸۹ء	۱۰۸۸ء	۱۰۸۷ء	۱۰۸۶ء	۱۰۸۵ء	۱۰۸۴ء	۱۰۸۳ء	۱۰۸۲ء	۱۰۸۱ء	۱۰۸۰ء	۱۰۷۹ء	۱۰۷۸ء	۱۰۷۷ء	۱۰۷۶ء	۱۰۷۵ء	۱۰۷۴ء	۱۰۷۳ء	۱۰۷۲ء	۱۰۷۱ء	۱۰۷۰ء	۱۰۶۹ء	۱۰۶۸ء	۱۰۶۷ء	۱۰۶۶ء	۱۰۶۵ء	۱۰۶۴ء	۱۰۶۳ء	۱۰۶۲ء	۱۰۶۱ء	۱۰۶۰ء	۱۰۵۹ء	۱۰۵۸ء	۱۰۵۷ء	۱۰۵۶ء	۱۰۵۵ء	۱۰۵۴ء	۱۰۵۳ء	۱۰۵۲ء	۱۰۵۱ء	۱۰۵۰ء	۱۰۴۹ء	۱۰۴۸ء	۱۰۴۷ء	۱۰۴۶ء	۱۰۴۵ء	۱۰۴۴ء	۱۰۴۳ء	۱۰۴۲ء	۱۰۴۱ء	۱۰۴۰ء	۱۰۳۹ء	۱
-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	---



# واقعات لکھنؤ

کر لیکھو کا لکھ ڈالوں تھوڑا سا حال  
جو ہی پیشگوئی امام الزماں ۴م  
سب اس کا تمکو بتاتا ہوں یوں  
یہ ہے یادگار مسیح الزماں  
سناتا ہوں میں اسکا قصہ تمام  
ذاتا تھا کوئی بھی اسکو نہر  
اسی واسطے وہ بد اخلاق تھا  
نہ تھی عقل اسکو نہ کچھ غور تھا  
بڑی اُن سے باتیں بناتا تھا  
نہ معلوم کتنی وہ مدت رہا  
خطا کوئی اس کے ہوئی درمیان  
غرض دال میں کالا کالا ہوا  
تو پینڈٹ کی حالت دگر ہو گئی  
اسی دھن میں آتے تھے سو خیال  
یہاں گر گیا آج کل وال گیا  
تو نام اس کا مشہور ہونے لگا  
کتا میں بھی تصنیف کرنے لگا  
ہر اک آریہ اس سے خوش ہو گیا  
غرض ان کا وہ پیشوا ہو گیا  
بڑا ہی وہ بے باک و بیداد تھا  
سہراہ کہتا تھا سب کو بڑا،  
کھلی گالیوں سے وہ لبریز تھی،  
ہوئے تھے خفا اس سے سب تکلام  
بڑائی و توہین کرتا رہا،

مرے دل میں آیا یہ اگدن خیال  
سناؤں تمہیں دوستو وہ بیاں  
چھ ماچ کا جلسہ یہ ہوتا ہے کہیں  
اک حضرت کا پورا ہوا تھا نشان  
تھا مشہور اک آریہ لکھنؤ  
وہ تھا علم سے دوستو بے خیر  
ولے دشمنی میں بڑا طاق تھا  
زباں تیز تھی وہ زباں زور تھا  
سما جوں میں چکر لگاتا تھا وہ  
پولس میں وہ پہلے لازم رہا  
سیاہی تھا یا غا وہ منشی دہا  
گیا خود نکل یا نکالا گیا  
نکل ہاتھ سے جب گئی نوکری،  
بڑا وہ گرفتار رنج و ملال  
غرض سوچ کر آریہ ہو گیا  
ہرائی ہر اک دیں کی کرنے لگا  
کتھا جا کے ہر جا یہ کہنے لگا  
بڑی اسکی عزت ہوئی جا بجا  
ہوا آریوں میں معزز بڑا  
وہ بدگوئی میں چونکہ استا تھا  
وہ تھا راستبازوں کا دشمن بد  
زباں اس کی اسلام پر تیز تھی  
برہمن دیا پادری بھی تمام  
سہراہ اسلام کی وہ سرا

۱۹۳۲	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
جمعہ	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱
اتوار	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲
پیر	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳
منگل	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴
بدھ	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵
جمعرات	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶
جمعہ	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ہفتہ	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
اتوار	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
پیر	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
منگل	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
بدھ	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
جمعرات	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
جمعہ	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴



خدا کے نبی سے تھی وہ دشمنی  
تو آگ اس کے سینے میں لگتی تھی  
سیحاسے لٹنے کو وہ جب گیا  
تو ان سے بھی کرنے لگا مسخری  
محکمہ کی باتیں بنانے لگا  
تو اس سے اسے کچھ سمجھ آگئی  
صداقت کی کھل بائیکا تجھ پہ حال  
اور اک سال بھرنی بھی تنخواہ ملے  
و لے آریوں نے یہاں کے کہا  
مسلمان نہ ہو جائے پنڈت کہیں  
کو اپنے ربؐ الورا سی دعا  
تو ہو یاؤ لگا میں مسلمان ضرور  
تو بنا پڑے گا بہتیں آریہ  
روپے تین سو ساٹھ کر دیں ادا  
اسی ہی میں دونوں کی جیت ہا ہے  
تو اخباروں میں اس کا چرچا ہوا  
دیا اپنا الہام سب کو سنا  
ظہور اسکا چھ سال میں ہو ضرور  
سوا جان لے کر نہ وہ جا سکیگی  
تو دن عید کا اس سے ہو گانہ دو  
مکتبوں میں اپنی لکھا جا سجا  
کسی نے کہا ہے یہ وہم کمال  
تو کشفی فرشتہ یہ بتلا گیا  
مجھے اس سے اور دوسرے سے ہو کام  
خدا اپنی قدرت دکھانے لگا  
کسی نے کیا قتل پنڈت کو جا  
اے یامین کر شکر یہ ذوالکرام

عداوت تھی قرآن سے اسکو بڑی  
سنا نام گرمصلطفیؐ ام کا کبھی  
قضا را یہاں قادیان آگیا  
اسے ہو گئی تھی جو عادت بڑی  
شرارت و دشوخی دکھانے لگا  
و لے اس سے حضرت نے جو بات کی  
کہ یعنی اگر تو ہے ایک سال  
نہ تکلیف ہوگی تجھے گر ہے  
رضا مند اس بات پر ہو گیا  
ہماری ہتک امیں ہے بقیہیں  
غرض پھر نشان مانگنے وہ لگا  
نشان آسمانی ہوا گر ظہور  
نشان آپ کا گر نہ پورا ہوا  
و۔ یا اس کا جرمانہ ہو گا ادا  
یہی پیشگوئی کا معیار ہے  
غرض جب کہ یہ فیصلہ ہو گیا  
امام الزماںؑ نے بحکم خدا  
کہ فرماتا ہے یہ خدا لے غفور  
کہ اک سخت اس پر بلا آسکیگی  
اور واقعہ کا جس وقت ہو گا ظہور  
غرض اس کو حضرت نے پھپھو ادا  
کسی نے کہا جھوٹ ہی یہ بیان  
غرض پانچواں سال جب آگیا  
کہاں پر ہے وہ آریہ لیکھرام  
غرض جب چھٹا سال آنے لگا  
۶ مارچ کو لاہور میں یہ سنا  
سیحاس کا سچا ہوا وہ کلام !

جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱











# وصیت نبی پاک ﷺ و دوم عالم

وفات سے ایک مہینہ پہلے رب کو بلا تکلیف وصیت سلیم نے خطبہ فرمایا: مسلمانو! خدا تم کو سلامتی سے رکھے۔ تمہاری حفاظت فرمائے۔ تمہیں بچائے۔ تمہاری مدد کرے۔ تم کو بلند کرے۔ ہدایت اور توفیق دے۔ اپنی پناہ میں رکھے۔ آفتوں سے بچائے۔ تمہارے دین کو تمہارے لئے محفوظ بنائے۔ میں تم کو تقویٰ کی اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اور تم کو اپنا جانشین بنانا ہوں۔ اور تم کو خدا کے عذاب سے ڈرانا ہوں۔ امید ہے کہ تم بھی لوگوں کو اس سے ڈراؤ گے تم کو چاہیے کہ خدا کے بندوں اور بستیوں میں سرکشی نہ کرنا۔ بڑھ کر چلنے کو نہ پھیلنے دو۔ آخرت کا گھر اسی کیلئے ہی جو دنیا میں بڑھ کر نہیں چلتے۔ اور فساد نہیں کرتے۔

اچھی عاقبت صرف متقین کی ہے +  
پھر فرمایا۔ جو بڑی بڑی حکومتیں تم کو ملیں گی میں انکو دیکھ رہا ہوں۔ چھوڑ نہیں رہا تم مشرک بن جاؤ گے لیکن ڈر رہو کہ دنیا کی رغبت اور فتنے میں پڑ کر ملیں ملاں نہ ہو جاؤ۔ جیسے پہلی امتیں ہلاک ہوئیں +

انتقال کے بعد پہلے پھر سب سالوں کو یلایا انصار و مہاجرین کی بابت ہدایتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ فرمایا۔ اگر کسی شخص کا حق مجھ پر ہو تو توبہ دے۔ ایک سے کہنا کہ حضور نے ایک مسکین کو مجھ سے تین درہم دلائے تھے وہ نہیں لے۔ یہ درہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت ادا کر دئے۔ پھر بہت لوگوں کے حق میں دعائیں کیں۔ بیماری کے دنوں میں فرمایا۔ لوگو! لونڈی غلام کی بابت خدا کو یاد رکھو۔ انکو خوب پوناؤ۔ خوب کھلاؤ۔ انکے ساتھ ہمیشہ نرمی سے بات کر دو۔ نزاع کی حالت میں فرمایا۔ نماز۔ نماز۔ لونڈی غلام کے حقوق + آخری لفظ جو آسمان کی طرف اٹھا کر فرمائے۔ یہ تھے۔ اللہ برترین رفیق + اللہم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ +

اختلافِ حلیتین  
بخاری کتاب بدء الخلق میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح فرماتے تھے۔ رنگ دالے کشادہ سینہ دالے چمکھالے بالوں دالے تھے۔

ایک قبر میں علامہ غانیار شیعہ میں موجود ہے۔ اور اسکی تصدیق قرآن شریف سے ہوتی ہے کہ وَ اَوْفَيْتُمَا لِيْ دَنُوًّا اِلٰی (حلیہ مبارک آنیوالے مسیح کا) گندمی رنگ۔ بال سیدھے ہو گئے اور ایسا معلوم ہوگا کہ ابھی ہنا کر باہر آئے ہیں۔ میانہ قد کشادہ پیشانی صاف ستھرا روشن چہرہ رنگ عربی۔ بدن اسریلی۔ دیکھو اقرب الیہ العابدین + بخاری

۱۹۳۲		۱۹۳۳		۱۹۳۴		۱۹۳۵		۱۹۳۶		۱۹۳۷		۱۹۳۸		۱۹۳۹		۱۹۴۰		۱۹۴۱		۱۹۴۲		۱۹۴۳		۱۹۴۴		۱۹۴۵		۱۹۴۶		۱۹۴۷		۱۹۴۸		۱۹۴۹		۱۹۵۰		۱۹۵۱		۱۹۵۲		۱۹۵۳		۱۹۵۴		۱۹۵۵		۱۹۵۶		۱۹۵۷		۱۹۵۸		۱۹۵۹		۱۹۶۰		۱۹۶۱		۱۹۶۲		۱۹۶۳		۱۹۶۴		۱۹۶۵		۱۹۶۶		۱۹۶۷		۱۹۶۸		۱۹۶۹		۱۹۷۰		۱۹۷۱		۱۹۷۲		۱۹۷۳		۱۹۷۴		۱۹۷۵		۱۹۷۶		۱۹۷۷		۱۹۷۸		۱۹۷۹		۱۹۸۰		۱۹۸۱		۱۹۸۲		۱۹۸۳		۱۹۸۴		۱۹۸۵		۱۹۸۶		۱۹۸۷		۱۹۸۸		۱۹۸۹		۱۹۹۰		۱۹۹۱		۱۹۹۲		۱۹۹۳		۱۹۹۴		۱۹۹۵		۱۹۹۶		۱۹۹۷		۱۹۹۸		۱۹۹۹		۲۰۰۰		۲۰۰۱		۲۰۰۲		۲۰۰۳		۲۰۰۴		۲۰۰۵		۲۰۰۶		۲۰۰۷		۲۰۰۸		۲۰۰۹		۲۰۱۰		۲۰۱۱		۲۰۱۲		۲۰۱۳		۲۰۱۴		۲۰۱۵		۲۰۱۶		۲۰۱۷		۲۰۱۸		۲۰۱۹		۲۰۲۰		۲۰۲۱		۲۰۲۲		۲۰۲۳		۲۰۲۴		۲۰۲۵		۲۰۲۶		۲۰۲۷		۲۰۲۸		۲۰۲۹		۲۰۳۰		۲۰۳۱		۲۰۳۲		۲۰۳۳		۲۰۳۴		۲۰۳۵		۲۰۳۶		۲۰۳۷		۲۰۳۸		۲۰۳۹		۲۰۴۰		۲۰۴۱		۲۰۴۲		۲۰۴۳		۲۰۴۴		۲۰۴۵		۲۰۴۶		۲۰۴۷		۲۰۴۸		۲۰۴۹		۲۰۵۰		۲۰۵۱		۲۰۵۲		۲۰۵۳		۲۰۵۴		۲۰۵۵		۲۰۵۶		۲۰۵۷		۲۰۵۸		۲۰۵۹		۲۰۶۰		۲۰۶۱		۲۰۶۲		۲۰۶۳		۲۰۶۴		۲۰۶۵		۲۰۶۶		۲۰۶۷		۲۰۶۸		۲۰۶۹		۲۰۷۰		۲۰۷۱		۲۰۷۲		۲۰۷۳		۲۰۷۴		۲۰۷۵		۲۰۷۶		۲۰۷۷		۲۰۷۸		۲۰۷۹		۲۰۸۰		۲۰۸۱		۲۰۸۲		۲۰۸۳		۲۰۸۴		۲۰۸۵		۲۰۸۶		۲۰۸۷		۲۰۸۸		۲۰۸۹		۲۰۹۰		۲۰۹۱		۲۰۹۲		۲۰۹۳		۲۰۹۴		۲۰۹۵		۲۰۹۶		۲۰۹۷		۲۰۹۸		۲۰۹۹		۲۱۰۰		۲۱۰۱		۲۱۰۲		۲۱۰۳		۲۱۰۴		۲۱۰۵		۲۱۰۶		۲۱۰۷		۲۱۰۸		۲۱۰۹		۲۱۱۰		۲۱۱۱		۲۱۱۲		۲۱۱۳		۲۱۱۴		۲۱۱۵		۲۱۱۶		۲۱۱۷		۲۱۱۸		۲۱۱۹		۲۱۲۰		۲۱۲۱		۲۱۲۲		۲۱۲۳		۲۱۲۴		۲۱۲۵		۲۱۲۶		۲۱۲۷		۲۱۲۸		۲۱۲۹		۲۱۳۰		۲۱۳۱		۲۱۳۲		۲۱۳۳		۲۱۳۴		۲۱۳۵		۲۱۳۶		۲۱۳۷		۲۱۳۸		۲۱۳۹		۲۱۴۰		۲۱۴۱		۲۱۴۲		۲۱۴۳		۲۱۴۴		۲۱۴۵		۲۱۴۶		۲۱۴۷		۲۱۴۸		۲۱۴۹		۲۱۵۰		۲۱۵۱		۲۱۵۲		۲۱۵۳		۲۱۵۴		۲۱۵۵		۲۱۵۶		۲۱۵۷		۲۱۵۸		۲۱۵۹		۲۱۶۰		۲۱۶۱		۲۱۶۲		۲۱۶۳		۲۱۶۴		۲۱۶۵		۲۱۶۶		۲۱۶۷		۲۱۶۸		۲۱۶۹		۲۱۷۰		۲۱۷۱		۲۱۷۲		۲۱۷۳		۲۱۷۴		۲۱۷۵		۲۱۷۶		۲۱۷۷		۲۱۷۸		۲۱۷۹		۲۱۸۰		۲۱۸۱		۲۱۸۲		۲۱۸۳		۲۱۸۴		۲۱۸۵		۲۱۸۶		۲۱۸۷		۲۱۸۸		۲۱۸۹		۲۱۹۰		۲۱۹۱		۲۱۹۲		۲۱۹۳		۲۱۹۴		۲۱۹۵		۲۱۹۶		۲۱۹۷		۲۱۹۸		۲۱۹۹		۲۲۰۰		۲۲۰۱		۲۲۰۲		۲۲۰۳		۲۲۰۴		۲۲۰۵		۲۲۰۶		۲۲۰۷		۲۲۰۸		۲۲۰۹		۲۲۱۰		۲۲۱۱		۲۲۱۲		۲۲۱۳		۲۲۱۴		۲۲۱۵		۲۲۱۶		۲۲۱۷		۲۲۱۸		۲۲۱۹		۲۲۲۰		۲۲۲۱		۲۲۲۲		۲۲۲۳		۲۲۲۴		۲۲۲۵		۲۲۲۶		۲۲۲۷		۲۲۲۸		۲۲۲۹		۲۲۳۰		۲۲۳۱		۲۲۳۲		۲۲۳۳		۲۲۳۴		۲۲۳۵		۲۲۳۶		۲۲۳۷		۲۲۳۸		۲۲۳۹		۲۲۴۰		۲۲۴۱		۲۲۴۲		۲۲۴۳		۲۲۴۴		۲۲۴۵		۲۲۴۶		۲۲۴۷		۲۲۴۸		۲۲۴۹		۲۲۵۰		۲۲۵۱		۲۲۵۲		۲۲۵۳		۲۲۵۴		۲۲۵۵		۲۲۵۶		۲۲۵۷		۲۲۵۸		۲۲۵۹		۲۲۶۰		۲۲۶۱		۲۲۶۲		۲۲۶۳		۲۲۶۴		۲۲۶۵		۲۲۶۶		۲۲۶۷		۲۲۶۸		۲۲۶۹		۲۲۷۰		۲۲۷۱		۲۲۷۲		۲۲۷۳		۲۲۷۴		۲۲۷۵		۲۲۷۶		۲۲۷۷		۲۲۷۸		۲۲۷۹		۲۲۸۰		۲۲۸۱		۲۲۸۲		۲۲۸۳		۲۲۸۴		۲۲۸۵		۲۲۸۶		۲۲۸۷		۲۲۸۸		۲۲۸۹		۲۲۹۰		۲۲۹۱		۲۲۹۲		۲۲۹۳		۲۲۹۴		۲۲۹۵		۲۲۹۶		۲۲۹۷		۲۲۹۸		۲۲۹۹		۲۳۰۰		۲۳۰۱		۲۳۰۲		۲۳۰۳		۲۳۰۴		۲۳۰۵		۲۳۰۶		۲۳۰۷		۲۳۰۸		۲۳۰۹		۲۳۱۰		۲۳۱۱		۲۳۱۲		۲۳۱۳		۲۳۱۴		۲۳۱۵		۲۳۱۶		۲۳۱۷		۲۳۱۸		۲۳۱۹		۲۳۲۰		۲۳۲۱		۲۳۲۲		۲۳۲۳		۲۳۲۴		۲۳۲۵		۲۳۲۶		۲۳۲۷		۲۳۲۸		۲۳۲۹		۲۳۳۰		۲۳۳۱		۲۳۳۲		۲۳۳۳		۲۳۳۴		۲۳۳۵		۲۳۳۶		۲۳۳۷		۲۳۳۸		۲۳۳۹		۲۳۴۰		۲۳۴۱		۲۳۴۲		۲۳۴۳		۲۳۴۴		۲۳۴۵		۲۳۴۶		۲۳۴۷		۲۳۴۸		۲۳۴۹		۲۳۵۰		۲۳۵۱		۲۳۵۲		۲۳۵۳		۲۳۵۴		۲۳۵۵		۲۳۵۶		۲۳۵۷		۲۳۵۸		۲۳۵۹		۲۳۶۰		۲۳۶۱		۲۳۶۲		۲۳۶۳		۲۳۶۴		۲۳۶۵		۲۳۶۶		۲۳۶۷		۲۳۶۸		۲۳۶۹		۲۳۷۰		۲۳۷۱		۲۳۷۲		۲۳۷۳		۲۳۷۴		۲۳۷۵		۲۳۷۶		۲۳۷۷		۲۳۷۸		۲۳۷۹		۲۳۸۰		۲۳۸۱		۲۳۸۲		۲۳۸۳		۲۳۸۴		۲۳۸۵		۲۳۸۶		۲۳۸۷		۲۳۸۸		۲۳۸۹		۲۳۹۰		۲۳۹۱		۲۳۹۲		۲۳۹۳		۲۳۹۴		۲۳۹۵		۲۳۹۶		۲۳۹۷		۲۳۹۸		۲۳۹۹		۲۴۰۰		۲۴۰۱		۲۴۰۲		۲۴۰۳		۲۴۰۴		۲۴۰۵		۲۴۰۶		۲۴۰۷		۲۴۰۸		۲۴۰۹		۲۴۱۰		۲۴۱۱		۲۴۱۲		۲۴۱۳		۲۴۱۴		۲۴۱۵		۲۴۱۶		۲۴۱۷		۲۴۱۸		۲۴۱۹		۲۴۲۰		۲۴۲۱		۲۴۲۲		۲۴۲۳		۲۴۲۴		۲۴۲۵		۲۴۲۶		۲۴۲۷		۲۴۲۸		۲۴۲۹		۲۴۳۰		۲۴۳۱		۲۴۳۲		۲۴۳۳		۲۴۳۴		۲۴۳۵		۲۴۳۶		۲۴۳۷		۲۴۳۸		۲۴۳۹		۲۴۴۰		۲۴۴۱		۲۴۴۲		۲۴۴۳		۲۴۴۴		۲۴۴۵		۲۴۴۶		۲۴۴۷		۲۴۴۸		۲۴۴۹		۲۴۵۰		۲۴۵۱		۲۴۵۲		۲۴۵۳		۲۴۵۴		۲۴۵۵		۲۴۵۶		۲۴۵۷		۲۴۵۸		۲۴۵۹		۲۴۶۰		۲۴۶۱		۲۴۶۲		۲۴۶۳		۲۴۶۴		۲۴۶۵		۲۴۶۶		۲۴۶۷		۲۴۶۸		۲۴۶۹		۲۴۷۰		۲۴۷۱		۲۴۷۲		۲۴۷۳		۲۴۷۴		۲۴۷۵		۲۴۷۶		۲۴۷۷		۲۴۷۸		۲۴۷۹		۲۴۸۰		۲۴۸۱		۲۴۸۲		۲۴۸۳		۲۴۸۴		۲۴۸۵		۲۴۸۶		۲۴۸۷		۲۴۸۸		۲۴۸۹		۲۴۹۰		۲۴۹۱		۲۴۹۲		۲۴۹۳		۲۴۹۴		۲۴۹۵		۲۴۹۶		۲۴۹۷		۲۴۹۸		۲۴۹۹		۲۵۰۰		۲۵۰۱		۲۵۰۲		۲۵۰۳		۲۵۰۴		۲۵۰۵		۲۵۰۶		۲۵۰۷		۲۵۰۸		۲۵۰۹		۲۵۱۰		۲۵۱۱		۲۵۱۲		۲۵۱۳		۲۵۱۴		۲۵۱۵		۲۵۱۶		۲۵۱۷		۲۵۱۸		۲۵۱۹		۲۵۲۰		۲۵۲۱		۲۵۲۲		۲۵۲۳		۲۵۲۴		۲۵۲۵		۲۵۲۶		۲۵۲۷		۲۵۲۸		۲۵۲۹		۲۵۳۰		۲۵۳۱		۲۵۳۲		۲۵۳۳		۲۵۳۴		۲۵۳۵		۲۵۳۶		۲۵۳۷		۲۵۳۸		۲۵۳۹		۲۵۴۰		۲۵۴۱		۲۵۴۲		۲۵۴۳		۲۵۴۴		۲۵۴۵		۲۵۴۶		۲۵۴۷		۲۵۴۸		۲۵۴۹		۲۵۵۰		۲۵۵۱		۲۵۵۲		۲۵۵۳		۲۵۵۴		۲۵۵۵		۲۵۵۶		۲۵۵۷		۲۵۵۸		۲۵۵۹		۲۵۶۰		۲۵۶۱		۲۵۶۲		۲۵۶۳		۲۵۶۴		۲۵۶۵		۲۵۶۶		۲۵۶۷		۲۵۶۸		۲۵۶۹		۲۵۷۰		۲۵۷۱		۲۵۷۲		۲۵۷۳		۲۵۷۴		۲۵۷۵		۲۵۷۶		۲۵۷۷		۲۵۷۸		۲۵۷۹		۲۵۸۰		۲۵۸۱		۲۵۸۲		۲۵۸۳		۲۵۸۴		۲۵۸۵		۲۵۸۶		۲۵۸۷		۲۵۸۸		۲۵۸۹		۲۵۹۰		۲۵۹۱		۲۵۹۲		۲۵۹۳		۲۵۹۴		۲۵۹۵		۲۵۹۶		۲۵۹۷		۲۵۹۸		۲۵۹۹		۲۶۰۰		۲۶۰۱		۲۶۰۲		۲۶۰۳		۲۶۰۴		۲۶۰۵		۲۶۰۶		۲۶۰۷		۲۶۰۸		۲۶۰۹		۲۶۱۰		۲۶۱۱		۲۶۱۲		۲۶۱۳		۲۶۱۴		۲۶۱۵		۲۶۱۶		۲۶۱۷		۲۶۱۸		۲۶۱۹		۲۶۲۰		۲۶۲۱		۲۶۲۲		۲۶۲۳		۲۶۲۴		۲۶۲۵		۲۶۲۶		۲۶۲۷		۲۶۲۸		۲۶۲۹		۲۶۳۰		۲۶۳۱		۲۶۳۲		۲۶۳۳		۲۶۳۴		۲۶۳۵		۲۶۳۶		۲۶۳۷		۲۶۳۸		۲۶۳۹		۲۶۴۰		۲۶۴۱		۲۶۴۲		۲۶۴۳		۲۶۴۴		۲۶۴۵		۲۶۴۶		۲۶۴۷		۲۶۴۸		۲۶۴۹		۲۶۵۰		۲۶۵۱		۲۶۵۲		۲۶۵۳		۲۶۵۴		۲۶۵۵		۲۶۵۶		۲۶۵۷		۲۶۵۸		۲۶۵۹		۲۶۶۰		۲۶۶۱		۲۶۶۲		۲۶۶۳		۲۶۶۴		۲۶۶۵		۲۶۶۶		۲۶۶۷		۲۶۶۸		۲۶۶۹		۲۶۷۰		۲۶۷۱		۲۶۷۲		۲۶۷۳		۲۶۷۴		۲۶۷۵		۲۶۷۶		۲۶۷۷		۲۶۷۸		۲۶۷۹		۲۶۸۰		۲۶۸۱		۲۶۸۲		۲۶۸۳		۲۶۸۴		۲۶۸۵		۲۶۸۶		۲۶۸۷		۲۶۸۸		۲۶۸۹		۲۶۹۰		۲۶۹۱		۲۶۹۲		۲۶۹۳		۲۶۹۴		۲۶۹۵		۲۶۹۶		۲۶۹۷		۲۶۹۸		۲۶۹۹		۲۷۰۰		۲۷۰۱		۲۷۰۲		۲۷۰۳		۲۷۰۴		۲۷۰	
------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	-----	--



# شہید ناز

دل میں پیغم اور کیوں انھیں میں لال  
کس لئے سب کی طبیعت ہے بے ہل  
شاعر دل کو کیوں ہوا فکریاں  
اک جوان کا ہو گیا ہے انتقال  
ہو گیا ہم سے جدا وہ بالکل  
ایک خوش خرم تھا اسکا بال بال  
جس سے تازہ ہو گئی پھر اک مثال  
پھر ہوئی روحانیت کی قیل و قال  
حق کے آگے انہی دی سب کمال  
ہو گیا تھا حق تعالیٰ کا وصال  
اسکو تھا مطلوب حق کا اتصال  
ہم کو بھی دکھلائو اے ذوالجلال  
اپنی حق گوئی سے کہ دو پائمال  
ظاہر و باطن میں رکھو ایک چال  
ہم کھیل ڈالیں و جل و قال  
فصل سے اپنے مجھے کچھ نہال

مجھ کو بھی وہ موت ہو جائے عطا  
جس سے ہو جاتا ہے مولیٰ کا وصال

## معیار مدعی رسالت

اول۔ ایسے دعویٰ کی ضرورت ہو کہ دوہرہ وہ دعویٰ قرآن و حدیث کے موافق ہو۔  
مخالف نہ ہو۔ بکہ قرآن و حدیث اس کے ثبوت ہوں یہ سوہرہ اس دعویٰ کی تصدیق میں  
اسانی نشان ہوں یہ چہارہ۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ و علمیہ اس دعویٰ کی تائید کریں  
پنجم۔ دعویٰ کے ساتھ سے نشانات الہی ظاہر ہوتے ہوں۔ ششم۔ دعویٰ کو کتاب الہی کے مذاق و سبب  
کا علم یہ مثل ہو کہ ہفتہ۔ جن مفاسد کا اس زمانہ میں غلبہ ہوا اسکا قطع کرنا دعویٰ کا اصل  
مشا ہو کہ ہشتہ۔ دعویٰ کو مکمل الہی تواتر کے ساتھ ہو کہ نہم۔ دعویٰ کو اپنی دعویٰ پر  
پوری بصارت اور شجاعت کے ساتھ ایمان ہو کہ دہم۔ بکہ یہ باتیں حضرت میرزا  
غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بانی باقی ہیں پھر آپ لوگ کیوں نہیں مانتے ؟

مکمل	۱	۱	۱۰	۱۸	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
بدھ	۲	۲	۱۸	۱۱	۱۹	۲۸	۱۶	۱۶	۱۶
جمعرات	۳	۳	۱۹	۱۲	۲۰	۲۹	۱۸	۱۸	۱۸
جمعہ	۴	۴	۲۰	۱۳	۲۱	۳۰	۱۹	۱۹	۱۹
ہفتہ	۵	۵	۲۱	۱۴	۲۲	۳۱	۲۰	۲۰	۲۰
اتوار	۶	۶	۲۲	۱۵	۲۳	۳۲	۲۱	۲۱	۲۱
پیر	۷	۷	۲۳	۱۶	۲۴	۳۳	۲۲	۲۲	۲۲
منگل	۸	۸	۲۴	۱۷	۲۵	۳۴	۲۳	۲۳	۲۳
بدھ	۹	۹	۲۵	۱۸	۲۶	۳۵	۲۴	۲۴	۲۴
جمعرات	۱۰	۱۰	۲۶	۱۹	۲۷	۳۶	۲۵	۲۵	۲۵
جمعہ	۱۱	۱۱	۲۷	۲۰	۲۸	۳۷	۲۶	۲۶	۲۶
ہفتہ	۱۲	۱۲	۲۸	۲۱	۲۹	۳۸	۲۷	۲۷	۲۷
اتوار	۱۳	۱۳	۲۹	۲۲	۳۰	۳۹	۲۸	۲۸	۲۸
پیر	۱۴	۱۴	۳۰	۲۳	۳۱	۴۰	۲۹	۲۹	۲۹
منگل	۱۵	۱۵	۳۱	۲۴	۳۲	۴۱	۳۰	۳۰	۳۰
بدھ	۱۶	۱۶	۳۲	۲۵	۳۳	۴۲	۳۱	۳۱	۳۱
جمعرات	۱۷	۱۷	۳۳	۲۶	۳۴	۴۳	۳۲	۳۲	۳۲
جمعہ	۱۸	۱۸	۳۴	۲۷	۳۵	۴۴	۳۳	۳۳	۳۳
ہفتہ	۱۹	۱۹	۳۵	۲۸	۳۶	۴۵	۳۴	۳۴	۳۴
اتوار	۲۰	۲۰	۳۶	۲۹	۳۷	۴۶	۳۵	۳۵	۳۵
پیر	۲۱	۲۱	۳۷	۳۰	۳۸	۴۷	۳۶	۳۶	۳۶
منگل	۲۲	۲۲	۳۸	۳۱	۳۹	۴۸	۳۷	۳۷	۳۷
بدھ	۲۳	۲۳	۳۹	۳۲	۴۰	۴۹	۳۸	۳۸	۳۸
جمعرات	۲۴	۲۴	۴۰	۳۳	۴۱	۵۰	۳۹	۳۹	۳۹
جمعہ	۲۵	۲۵	۴۱	۳۴	۴۲	۵۱	۴۰	۴۰	۴۰
ہفتہ	۲۶	۲۶	۴۲	۳۵	۴۳	۵۲	۴۱	۴۱	۴۱
اتوار	۲۷	۲۷	۴۳	۳۶	۴۴	۵۳	۴۲	۴۲	۴۲
پیر	۲۸	۲۸	۴۴	۳۷	۴۵	۵۴	۴۳	۴۳	۴۳
منگل	۲۹	۲۹	۴۵	۳۸	۴۶	۵۵	۴۴	۴۴	۴۴
بدھ	۳۰	۳۰	۴۶	۳۹	۴۷	۵۶	۴۵	۴۵	۴۵











ذریعہ سے ہر زمانہ میں جاری ہے :

## مسیح موعودؑ کی مخالفت میں آئیو لے کا بھی انکار کر دیا !

مسلمان اسی میدان اور اسی آرزو میں بیٹھے تھے کہ حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح موعود اور مہدی مہمود ہونیکا دعویٰ کیا۔ سارے عالم اسلامی میں شور مچ گیا کہ وہ جس آسمان پر سے آنا تھا زمین پر کس طرح ظاہر ہو گیا۔ اور جس نے بنی اسرائیل میں سے ظاہر ہونا تھا مسلمانوں میں کس طرح پیدا ہو گیا۔ تمام علمائے آپ کے کفر کے فتوے لکھ گئے۔ اور کہا کہ شیخ مسیح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کا منکر ہے اور اسلام کا دشمن لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں جب آپ نے اور آپکی جماعت نے قرآن کریم سے ثابت کر دیا کہ مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور اب کوئی مسیح آسمان سے آئیوا لا نہیں۔ اور مسلمان علماء نے جن کی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں وہ سب لوگوں سے بدتر ہوں گے۔ جب دیکھ لیا کہ مسیح کو زندہ رکھنا مشکل ہے اور اس میدان میں سلسلہ احمدیہ کا مقابلہ ناممکن۔ تو انہوں نے جھٹ پھلو بدلا۔ اور اب عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں کسی سوچ اور مہدی کی ضرورت نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے کافی ہیں۔

آج ششہین سال پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ وہ آسمان پر سے مسیح آنے کے منکر ہیں۔ آج یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی مسیح آنے کے قائل ہیں۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے کافی نہیں؟ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ مشرق سے مغرب کی طرف تبدیلی صاف بتا رہی ہے کہ یہ شور اسلام کی خیر خواہی کی وجہ سے نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی کے سبب ہے۔ جس طرح کسی نے کہا ہے کہ لَا يَحِبُّ عَلِيٌّ بَلَّ بَغْضِ مُعَاوِيَةَ علیؑ کی محبت کی وجہ سے بلکہ معاویہؓ کے بغض کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ وہی حال اسوقت مسلمانوں کا ہو رہا ہے کہ محض مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ سے وہ اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی کو مٹا رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ احمدیت کی ترقی کو روک دیں گے۔ اور یہ نہیں خیال کرتے کہ اس طرح وہ اسلام کی سب سے بڑی خوبی کو مٹا رہے ہیں اور اسلام کو کفر کے سامنے شرمندہ کر رہے ہیں :

## بعثت ثانیہ کی حقیقت

سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ حَقَّوَابِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (ع) وہ خدا ہی ہے جس نے امتوں کے لئے رسول بھیجے اور ان پر آیتیں پڑھائی اور ان کو پاک کیا اور ان کو کتاب و حکمت سکھائی اور اگر وہ پہلے ہی گمراہی میں نہ تھے تو اب بھی گمراہی میں ہیں اور وہ عزیز و حکیم ہے۔



میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائے اور انہیں پاک کرے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے۔ گو اس سے پہلے یہ لوگ کھلی کھلی کفر ہی میں مبتلا تھے۔ اور اسی طرح یہ رسول ایک ایسی ہی اُمّی قوم کو جو ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ یہی باتیں سکھائیگا۔ اور اللہ تم غالب اور حکمت والا ہے :

اس آیت سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی یا ایک حقیقی اور ایک ظلی۔ اور دونوں بعثتوں میں کام ایک ہی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے تازہ نشانات لوگوں کو سننا کہ اور ظاہری اور باطنی شریعت کی تعلیم دے کر لوگوں کو پاک کرنا۔ اہل ایمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی میں گو ظاہری بعثت کے قائل ہیں لیکن باطنی کا انکار کرتے ہیں۔ اور آیت کے صریح مفہوم کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسی طرح اور بہت سی آیاتوں کو جن کے ذکر کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ اور صد ہا حدیثوں کو اور ہزار ہا کثوف کو جو تیرہ سو سال میں مسلمان اولیاء آمد مسیح کے متعلق دیکھتے رہے ہیں :

یہ منکر ایک آیت کے مفہوم کی تاویل کر لیں گے۔ ایک حدیث کو بگاڑ لیں گے۔ لیکن وہ متعدد آیات اور صد ہا حدیثوں اور ہزار ہا کثوف کو نہیں چھپا سکتے۔ مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کے متعلق ایک بھی کشف کسی مسئلہ بزرگ کی پیش نہیں کیا سکتی لیکن اس کی آمد کے متعلق قریباً ہر ولی نے کچھ نہ کچھ خبر دی ہے۔ پس مسیح کی آمد کی انتظار درحقیقت قرآن اور حدیث اور سب بزرگوں کا انکار ہے اور اس قسم کے انکار کے بعد اسلام کا باقی ہی کیا رہ جاتا ہے :

## دردمندانہ اپیل خدمتِ بیع اہل اسلام

میں ان تمام مسلمانوں سے جو اسلام کا درد رکھتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس خطرناک فتنہ کی حقیقت کو سمجھیں۔ اور اس کا مقابلہ کریں۔ اگر وہ باقی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کو ابھی نہیں سمجھے تو نہ سہی۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کی گھڑی کا انتظار کریں لیکن آپ کی دشمنی میں جو اسلام کو زندگی سے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجرائے فیض سے محروم کیا جا رہا ہے وہ کم سے کم اس سے تو بچیں۔ اور دوسروں کو بچائیں :

## اسلام کی دوستی کے پردے میں دشمنی

مسیح موعود کی آمد کے منکر لوگوں کو یوں دھوکا دیتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ کامل ہیں آپ کے بعد کسی اور شخص کی ضرورت نہیں لیکن یہ نادان نہیں سمجھتے کہ کیا خدا تعالیٰ کامل نہیں کیا خدا تعالیٰ نے اس وجہ سے کہ اس کا نور اس کے بندوں کی نگاہ سے پوشیدہ ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں بھیجا؟ پھر جب خدا تعالیٰ کے نور کو ظاہر کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی ضرورت



ہوئی۔ تو کیوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فور کے ظہور کے لئے آپ کے کسی فیض یافتہ کی ضرورت نہیں ہو سکتی؟ یہ لوگ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمان خراب ہو گئے ہیں لیکن نہیں تسلیم کرتے کہ ان کے علاج کے لئے خدا تعالیٰ کوئی تدبیر کرے گا۔ ان کے نزدیک امت محمدیہ کے بگڑنے سے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال میں فرق نہیں آتا لیکن اس بگاڑ کی درستی کا سامان کرنے سے آپ کے کمال میں نقص آ جاتا ہے شیطان کی ذریت جاری ہے تو آپ کی ہتک نہیں ہوتی لیکن آپ کے روحانی فرزند پیدا ہوں تو آپ کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر غور کریں تو اس خیال کے لوگ دانستہ یا نادانستہ ابو جہل کی نقل کرتے ہیں جس نے کہا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر ابترا ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ تیرے دشمن ہی بے اولاد ثابت ہوں گے۔ تیری اولاد تو جاری رہے گی۔ گویا جب کبھی کوئی شیطانی تحریک جاری ہوگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی اولاد میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر اسے تباہ کر دے گا۔

غرض یہ تحریک ہو اس وقت مسلمانوں میں مسیح کی آمد کا انکار کرنے کے متعلق ہو رہی ہے ایک شیطانی تحریک ہے اور دجالی بھی۔ کیونکہ دجال کا کام ہے کہ مسیح کا مقابلہ کرے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا مقابلہ ہو گا۔ کہ سرے سے اس کی آمد کا ہی لوگوں کو منکد بنا دیا جائے۔ اور گو دنیا ہر اس تحریک کو اسلام کی دوستی کا جامہ پہنایا جا رہا ہے لیکن درپردہ یہ اسلام کی دشمنی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مسلمان یا تو یہ سمجھنے لگیں گے کہ اسلام خدا کا پیارا مذہب نہیں۔ کہ اس کی خرابی کی اسے پردہ نہیں۔ اور یا پھر یہ سمجھنے لگیں گے کہ مسلمانوں کے عقیدے اور عمل میں کوئی خرابی ہی نہیں آئی۔ اور ایک طرف تو اپنی اصلاح سے غافل ہو جائیں گے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کو ظالم سمجھنے لگیں گے کہ بغیر ہمارے قصور کے اس نے ہمیں آسمان سے اٹھا کر زمین پر پھینک دیا ہے اور ان دونوں خیالات میں سے کوئی بھی غالب آجائے وہ مسلمانوں کو ترقی سے محروم کر دے گا۔

پس اب بھی وقت ہے کہ اس دجالی تحریک کا مقابلہ کیا جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی میں اسلام پر تبرہ رکھا جائے۔ ورنہ یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل کا انکار رنگ لائے بغیر نہیں رہے گا وہ فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا زَيْدٌ لَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔ اگر تم شکر کرو۔ تو میں تم کو اور بھی بڑھاؤں گا۔ اور اگر تم کفر کرو تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

خاکسلا میرزا محمد اسحاق امام عتبات عالیہ دیان



# آریہ سماج کے عالمگیر اصول

(۱) نیک اور ایمان آریہ کو چاہیے کہ چار سول کی عمر پا کر مرے۔ ادنیٰ یعنی بیچ آریہ بھی دو سول کی عمر حاصل کرے (ستیا رتھ پرکاش ص ۵۱-۵۲)۔ (۲) بقول سوامی جی ہمالی مردہ دفن کرنے میں بہت نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پانچ رتھ کا کفن اور ایک دوسرے کی قبر لیکن آریہ کو مردہ جلائے میں صندل کی لکڑی۔ عود کستوری تیس دوسرے اور ڈیڑھ من روغن زرد ساتھ دو پیڑ وغیرہ وغیرہ اشیا قیمتی سے دوسروں پر یہ کے قریب تسل ہونا ضروری ہے۔ اگر میسر آئے تو بھیک مانگے۔ یا گورنٹ سہارا دلے۔ (ستیا رتھ پرکاش ص ۶۲۹-۶۳۰) ہمارے آریہ ستر تباہیں کہ مہابھارت میں یہ عالمگیر اصول کہاں کیا تھا۔ کیونکہ وہاں یہ اشیا قیمتی نہ مل سکتی تھیں اور نہ سیرائی ہوگی)۔ (۳) جس لڑکی کا خاوند مر جائے تو پھر اس کنیا کو کسی شخص سے بیاہ نہیں کر لینا چاہیے اور وہ عمر بھر ایک کی نہ ہو ہے بلکہ دس یا تیرہ مختلف جوتوں سے تادم اخیر مضبوط اولاد حاصل کرتی ہے۔ (ستیا رتھ پرکاش باب ص ۱۳۶-۱۳۷)۔ (۴) آریہ عورت کے تیسرے نیوگی کو انکی کہتے ہیں کیونکہ انہیں حرارت زیادہ ہوتی ہے (ستیا رتھ پرکاش باب ص ۱۳۸)۔ پہلے دوسرے نیوگی ختم میں حرارت کیوں کم ہوتی ہے اور پانچویں دسویں میں کیوں کم دیش نہیں اسکی کیا وجہ ہے؟ (۵) ہم سنارکتے تھے کہ بقول سوامی جی ہمالی ارواح دامادہ ہیں اپنی تمام قوتوں۔ سنی اور خاصیتوں کے انکی اپنی خود بخود ہیں یعنی خود آ (خدا) ہیں اور پریشو کا کام صرف ارواح اور دامادہ کو جوڑنے باڑنے کا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ روجوں میں جوڑنے جانے کی قوت اتصال اور انفصال اور خواہش بھی ازل سے ہے (ستیا رتھ ص ۱۴۲)۔ پس ایستور کا ہونا نہ ہونا ماسادی ٹھہرا۔ لہذا آریہ اور دہریہ میں کیا فرق ہوا؟ (۶) نجات کے طالب اور سچے آریہ کو چاہیے کہ قریباً ۵۰ سال کا ہو کر بیاہ کرے یا ۴۴ سال کے بعد (۷۰-۷۵ سال)۔ سچا سال تک۔ تو انسان بوڑھا ہو جاتا ہے پھر بیاہ کس۔ لے اور کس کے لے؟ مضبوط اولاد کیونکر اور کون پیدا کرے گا؟ ہمیں کوئی فطری یا راز ضرور ہے۔ (۷) ہاں نکھاتے کہ ایسا بیاہ کرنے والا دوسرے سے چار سول تک کسی عمر حاصل کر سکتا ہے (۷۰-۷۵)۔ نہیں تجربہ اس اصول کا دشمن ہے۔ سوامی دیانند جی ہمالی جو بچائے۔ جس کے ۷۰ سال تک بخود کر رہے ہیں ریش ہو کر اور بڑھاپے کے نشان اور آثار دکھا کر راہی عالم بقاء ہو گئے۔ چار سول کی عمر والے کو تو ۷۰ سال میں ڈار ہی بھی نہیں آتی چاہیے تھی۔ (۸) آیکل بھی صوبہ ملک متوسط میں بعض فوجی عمر تیس سال تک ختم ہو جاتی ہے۔ پھر وہاں چار سول حاصل کرنے کی شرط کیا ہوئی؟ اور نیک آریہ اس دس میں ۵۰ برس کا ہو کر کیونکر بیاہ کرے گا؟ ویک اصول خوب عالمگیر ہیں!! (۹) پنجاب کے آریہ اگر ۴۸ سال کے بعد بیاہ کریں تو نصف صدی میں آریوں کا خاتمہ ہے۔ یا کسی اور ناجائز بدعت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ (۱۰) ایسا نذر آریہ کو دل میں دودھ نہ مہیا دیا سن پوجا کرنی چاہیے۔ اور آگ کی



دھونی لگا کر اس میں ایشور کا دیوان کرنا اور آگ میں صندل مشک کا فور عطر کستوری کیسہ وغیرہ کا ہی ہر روز دو وقت  
جلانا اور کم از کم کسی ۷ روپے مال نہ بھگت ہونا فرض ہے اور اس رسم کے ادا کرنے کے لئے گھر کے ہر ایک مرد و زن کو سونے  
چاندی کے برتن (چمچہ وغیرہ) بنوانے چاہئیں (ستیا رتھ ۱۴) : (۱۱) نیک نیتی اور مذہبی آریہ کو سندھیا اوپاسن کرنا اور پانچ  
مہا گجیوں کا ادا کرنا ضروری ہے۔ جیسے سانس پر سانس لینا ضروری ہے (۱۲) پس جو سماجی آریہ سانس پر سانس لیتا  
ہے اور سندھیا اوپاسن بطریق مذکورہ بالا نہیں ہوتا اور چار سو سال کا نہیں ہوتا کیا وہ نیک آریہ ہے؟ نہیں بلکہ وہ  
محض نام کا آریہ ہے اور دراصل وہ شودر ہے بقول ستیا رتھ ۱۴ : پانچ مہا گجیوں (فرائض) میں سے دوسرا فرض دیدول کو  
ان کے گائیکوں سمیت باقاعدہ پڑھنا پڑھانا اور سندھیا اوپاسن کرنا فرض ہے۔ دیدول کے گائیکوں جو ہر روز پڑھنے پڑھانے  
میں ہر علوم مراد ہیں۔ ششکشی یعنی علم قرأت۔ کلپت سنسکرت یعنی رسوم کے متعلق ہدایات اور ہر سنسکار کے متعلق دید  
منتروں کا انتخاب۔ چھند علم عروض۔ ویاکرن علم صرفہ نحو۔ نرکت علم لغت۔ جیوتش علم مہیت ہندسہ جس میں ریاضی  
کی تمام شاخیں یعنی حساب ساحت اور اقلیدس اور جبر و مقابلہ علم طبقات الارض۔ جیا لوجی اور جغرافیہ وغیرہ۔ اب سوچتے  
ہیں کہ ہم کو ایسا کوئی ایک بھی آریہ نظر نہیں آتا (۱۲) جو بطریق بالا سندھیا اوپاسن نہیں کرتا اور چار سو سال کے اندوید  
کو ختم نہیں کرتا اس کو گھر بار سے نکال کر شودروں کے گھروں میں بھیج دینا چاہیے۔ (۱۳) (۱۴) بعد ازاں پوہ  
والدین اپنی خدمت کے لئے غیروں کے لئے گھر رکھ لیں اور بیٹے تصور کریں۔ (۱۵) غیروں کے جوان لڑکے بڑے کی جوان  
لڑکیوں اور مال و دولت سے کیا سلوک کریں گے؟ (۱۶) ساذجنا۔ ناچنا گیت گانا۔ سر لگانا وغیرہ وغیرہ آریوں کو ضرور دیکھنا چاہیے  
(۱۷) کیا عورت تو اکو بھی؟ اگر وہ عورتیں آریہ ہوں اور سوامی جی مہاراج کی نافرمان ہوں اور نہ پردہ دشمن ہوں تو (۱۸)  
برہمنوں کو گواہ برہمن اور شودروں کے گواہ شودر اور عورتوں کی گواہ عورتیں ہی ہوں کریں۔ (۱۹) اگر کوئی برہمن یا ویش شودروں  
کے محلہ میں بچہ کسی کنیا کو ناپاک کرے یا کوئی عورت برہمنوں کے محلہ میں کسی کا گلا گھونٹ جائے تو کیا اسکو ہائی دیدیں بیٹھ کر کوئی  
عورت یا اس کی ذات کا گواہ میسر نہیں آسکا؟ خدا اس قانون والوں کو طاقت نہ دے کسی نے پوچھا ہے ناخن نہ دے خدا تجھے  
ادب نہ دے گا۔ دیکھا نہیں تو عقل کے نیچے ادب نہ ہوگا (۲۰) : (۲۱) جو کوئی دید مقدس کو برا سمجھے اور اسکی مذمت کرے یا کم از کم  
دید مقدس کے موافق غائب لوگوں کی تصانیف کی تحقیر کرے یعنی ستیا رتھ پر کاش وغیرہ کی۔ اس منکر کو جلا وطن کر کے ملک اور  
گھر بار سے خارج کر دینا چاہیے۔ (۲۲) باب ۲ (۲۳) : (۲۴) سوامی جی مہاراج سارے دید مقدس کے معتقد نہ تھے بلکہ سائق  
دہری کہتے ہیں کہ نصف دید یعنی برہمن بھاگ سے منکر اور رگدان تھے۔ سو جیسے آپنے دید مقدس کا انتخاب کیا۔ ویسے  
منو دھرم کے بعض اقوال لایمیں کہ چھوڑ کر مطلب کی باتوں کو اپنی تالیفات میں لے آئے ہیں : (۲۵) آریوں کی موجودہ سندھیا  
پیدائش لکڑی جس میں کستوری عطر وغیرہ ہر روز نذر آتش کرنا ہوتا ہے وہ سوامی جی سے پیشتر کہاں تھی؟ کیسی تھی؟  
پھر آخر کار اب کیوں سرسبز نہ ہوئی اور کیوں آسانی سے ہڑپ ہو گئی؟ اور کیا کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے؟



(۱۹) جو کوئی دھرم پر قائم نہیں رہتا۔ خواہ استاد ہو۔ یا مال باپ ہوں۔ اس کو راجہ بغیر سزا کبھی نہ چھوٹے  
یعنی سترے قید یا قتل وغیرہ اس کو ضرور دینی چاہیے۔ (ستیا رتھ باب ۲۲۳) میرے پیارے مترو! سماجی  
دوستو! بزور شمشیر دین پھیلا نا کس کو کہتے ہیں؟ قرآن شریف تو کھلے بندوں اس کی حماقت کرتا ہے۔  
اور حکم دیتا ہے کہ۔ لَا تَكْفُرْ فِي الْإِسْلَامِ بِمَا كَفَرُوا - یعنی دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ بلکہ ازادئی مذہب  
ہر ایک شخص کا پیدا شدہ حق ہے کیسی پاکیزہ اور پرامن تعلیم ہے۔ لیکن ہم کو اپنے ہمیشہ متروں پر کفدر  
افسوس ہے کہ آئے دن اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا گیا ہے۔ ذرا اپنے گریبان  
میں بھی منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا مکمل آیا؟ (۲۰) اسی آریہ کو  
نجات مل سکتی ہے جو کسی کیرٹے کو بھی نہ مارے۔ جس نے امک قطرہ پانی کا پی کر سینکڑوں کیرٹوں کا قتل  
عام کر ڈالا۔ اس کو ہر ایک کیرٹے کی ہلاکت کے عوض لاکھوں برس ادنیٰ جونوں میں سرگردان ہونا پڑیگا۔  
دوستو! اپنی عمر کا اندازہ لگاؤ۔ اور سوچو کہ روزمرہ ہزاروں خون ناحق کس کی گردن پر پڑتے ہیں؟ او  
صرف آریہ سماج ہی کس قدر خونریزی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں انکو نجات یا کمکتی کی امید  
رکھنا خیال نام ہے۔ جونوں کا پیکر کیسے ختم ہو سکتا ہے؟ جبکہ ہر جون میں یہی مصیبت دامنگیر ہوگی۔ الغرض کوئی  
مہرشی ہو یا شہید ہمیں اس کی مکتی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ پس آریہ مت نجات کا دشمن اور ناقابل عمل  
ٹھہرا کیسیا عالمگیر رہے جس پر کوئی عامل ہو کر چار سو سال کی عمر پاسکے۔ اور ایمان والا آریہ کہلا سکے۔  
ایں خیال است و محال است وجوں :- (۲۱) ہم تو سوامی جی ہماراج کی شان میں کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن  
ہم اپنے ہمیشہ دوستوں سے عرض کرتے ہیں کہ اچکا بابا ناناک علیہ الرحمۃ سے مہاتما بزرگ کو ایسے الفاظ  
سے یاد کیا ہے۔ کہ گویا نعوذ باللہ ان کا اندر باہر ایک نہ تھا۔ اور خواہ خواہ باوجود جاہل ہونے کے گنواروں کے  
روبرو علمیت کا دعویٰ کرتے تھے اور عزت و شہرت کی خواہش دامنگیر تھی۔ اور سنسکرت میں بھی قلم رکھ  
دیتے تھے۔ اور خود پسندی پیچھا نہ چھوڑتی تھی۔ دیکھو ستیا رتھ ص ۴۷

پیارے مترو اور ہمارے مہربانو! اب آپ ضرور دید مقدس کی تعلیم کو جو ہم نے مختصر طور پر ان  
ادراک میں آپ کے لئے پیش کر دی ہے۔ عدل و انصاف پر مبنی اور عالمگیر نیت کر دکھائیں گے۔  
عالمگیر ہونا تو ہر مالک۔ میرے خیال میں تو ایک بھی شریف انسان اس تعلیم کو قابل عمل درآمد نہ پائے گا۔  
یہ دوسری بات ہے کہ باپ دادا کی اندھی تقلید میں تیلی کے میل کی طرح اپنی عمر عزیز ضائع کرے؟





# سارا موعود

خدا کا پیارا فرستادہ مسیح موعود قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق سرزمین قادیان میں عین وقت پر مبعوث ہوا۔ اسے تمام دنیا کی طبل بزمین کو اسلام کے مقابلہ میں بلایا۔ جو کوئی سامنے آیا منہ کی کھائی۔ اس کے زور قلم کو معنی لفین نے تسلیم کیا۔ اس کی جادو بیانی نے لاکھوں دلوں کو سحر کر لیا۔ اس کی طبل شکن صدائے فضلات گمراہی کے قلعے مسمار کر دیے اور کفر اپنے ساز و سامان کے ساتھ زندہ درگور ہو گیا۔

اللہ اللہ! اس خدا کے برگزیدہ انسان کو اپنی صداقت پر کتنا اعتماد تھا؟ اس کے دل میں اپنی قوم کے لئے کتنی تڑپ تھی! وہ جیتا تھا تو ہماری بہتری کے لئے۔ اور وہ ہماری ہی بہتری کے کاموں میں مصروفیت کی حالت میں ہم سے جدا ہوا۔ اور اسنے کہا:-

يَمْطُلِعُ عَلٰی اسرارِ بالِی  
بِمَسْتَمِعٍ لِّصَوْحِی فِی اللِّیَالِی  
لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رِبِّ کَرِیْمٍ  
رَحِیْمٍ عِنْدَ طَوْفَانِ الضَّلَالِی

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرے دل کے بھید جانتے والا ہے۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرے حال میں عیب جانتا ہے۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرے دل کے کھڑکوں کو دیکھتا ہے۔ اور اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو رات کو میری پیچ و پکار و دعاؤں کو سنتا ہے کہ میں اسی رحیم اور کریم خدا کی طرف سے اس گمراہی کے زمانہ میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

پیارے بھائیو! ان الفاظ پر غور کرو اور خدا کا خوف دل میں رکھ کر سوچو۔ کہ کوئی جھوٹا آدمی خدا کو حاضر و ناظر مان کر ایسا کہنے کی حیرت کر سکتا ہے؟

(۲)

خدا تعالیٰ قرآن شریف سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے کہ یہودی لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم خدا کے دوست ہیں۔ اور یہ کہ خدا ہم سے پیار کرتا ہے۔ خدا تو فرماتا ہے۔ قُلْ یَاٰیہَا الَّذِیْنَ ہَادَوْا اِنْ رَعٰیْتُمْ اٰتٰکُمْ فِیْہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَتُّوْا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؕ وَلَا



يَتَمَتُّونَهُ اَبَدًا اَيَّمَا قَدَمَتَا اَيِّدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ : "اے یہودیو! اگر تم اپنے آپکو خدا کا دوست سمجھتے ہو۔ تو اپنے لئے بددعا کرو۔ موت کی تمنا کرو۔ مگر یاد رکھو کہ یہ لوگ ابھی موت کی تمنا نہیں کریں گے کیونکہ یہ اپنی بد اعمالیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور خدا ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ برے اعمال کرنے والے ظالم لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا کے دوست ہیں وہ موت کی تمنا نہیں کرتے۔

پیائے بھائیو! اس بات کو دل میں رکھ کہ خدا کے اس پیارے برگزیدہ کا کلام سنا۔ جو ہماری خوش قسمتی سے ہمارے ہی سامنے میں مبعوث ہوا۔ وہ اپنے پیارے خدا کو مخاطب کر کے فرماتا ہے :-

اے رحیم و مہربان و رہ نما

ایکھ از تو نیست چیزے مستتر

گر تو دیناستی کہ ہستم بدگھر

شاء کن این زمرہ اغیار

ہر مرادشال بفضل خود برا

دشمنم باش و تباہ کن کار من

اے قدیر و خالق ارض و سما

ایکھ میداری کہ بردل ناظر

گر تو می بینی مرا پر فشق و شکر

پارہ پارہ کن من بدکار را

بر دل شال ابر رحمت با بیا

شش اششال بر دزد دیوار من

"اے قدیر! اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! اے رحیم و مہربان و رہ نما خدا اور اے وہ خدا جو تمام مخلوق پر نظر رکھتا ہے اور کچھ بھی نہ ہو تو اس سے بھی دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ میں ایوں اور گمراہوں سے بھرا ہوں۔ اور اے خدا اگر تیرے نزدیک میں بہت برا آدمی ہوں تو اے میرے خدا تو میرے سب کچھ کا جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور مجھے تباہ کر کے میرے ان دشمنوں کو خوشی دکھا۔ انہیں اپنی رحمت کا دل فرما اور انکی مرادیں پوری کر۔ اور نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے دو دیوار پر میرے گھر بار پر میرے مال بچوں پر آگ برباد اور میرے تمام کام کو تباہ کر کے میرے دشمنوں کو خوش کر دے۔" بھائیو! خدا کے لئے سوچو کیسی بددست بدعا ہے ایک شخص خدا کے حضور کھڑا ہو کر نہایت عاجزی سے دعا کرتا ہے کہ اے مولیٰ۔ اگر میں سچا نہیں ہوں اور یہ سب باتیں میں نے اپنی پاپوں سے بنائی ہیں اور تو نے مجھے بتائیں بھیجا تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے نہ صرف مجھ پر بلکہ میری بیوی مال بچوں سب پر آگ برباد ایک طرف وہ یہ دعا کر رہا کہ دوسری طرف خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ تیرا دھوکھا آدمی اپنے لئے بددعا نہیں کیا کرتا۔ پھر باوجود ایسی خطرناک و دل کو ہلا دینے والی بدعا کے بھی پھر بھی ہلاک نہیں ہوتا بلکہ دن بدن بچوتا اور پھلتا چلا جاتا ہے۔ اسکی اولاد بڑھتی ہے اسکی عزت بڑھتی رتی ہر اس کی تعلیم تمام دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اور اس کے دشمن کہہ سکتے ہیں اور انکو ذرا



# علماء اُمت کی شہاد و باجرائے نبوت

(۱) ملا علی قاری موضوعات کبیرہ ۵ پر فرماتے ہیں۔ لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمَ وَصَادِقِيًّا وَكَذَا اَصَادَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَ مِنْ اَتْبَاعِهِ كَعِيسَى وَخِصْرَةَ اَلْيَاسِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا مَنَاقِضَ قَوْلُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ اِذَا الْمَخْفِيُّ اِنَّهُ لَا يَأْتِيهِ يَنْتَسِخُ مِلْنَهُ وَكَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّةٍ - اگر ابراہیم زندہ رہتا اور نبی ہوتا اور اسی طرح عمر نبی ہو جاتے تو آنحضرت صلعم کے اتباع میں سے ہوتے جس طرح عیسیٰ اور خضر اور الیاس علیہم السلام آپ کے اتباع میں سے ہیں پس یہ بات خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں۔

کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کے دین کو منسوخ کر دے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو گا۔

(۲) حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ النَّبُوَّةُ الَّتِي انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّعْمُ اِنَّمَا هِيَ نَبُوَّةُ التَّشْرِيعِ لَا مَقَامُهَا فَلَاشْرَعُ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِّلشَّرْعِ صَلَّعْمُ لَا

يَزِيْدُنِي شَرْعِيَّةً حَكْمًا اٰخِرًا وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّعْمُ اِنْ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلٌ

بَعْدِي وَلَا نَبِيٌّ اَي لَا يَبْقَى يَكُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ مُخَالَفٌ شَرْعِيٌّ بَلْ اِذَا كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرْعِيٍّ

ترجمہ۔ وہ نبوت جو رسول کریم صلعم کے بعد بالکل ختم ہو چکی ہے اب نہیں مل سکتی وہ تشریعی نبوت نہیں۔ اور اب کوئی

نبوت ایک حکم بھی آپ کی شریعت میں زیادہ نہیں کرے گی۔ اور یہی معنی رسول کریم صلعم کے اس قول کے ہیں کہ

نبوة اور رسالت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں۔ اور کوئی نبی میرے بعد الٰہی شریعت

کے مخالف ہو۔ بلکہ جب ہو گا میری شریعت کے تحت ہو گا۔

(۳) حضرت امام عبد الوہاب شہرانی یواقیت الجواہر جلد ۲ ص ۱۷۱ پر فرماتے ہیں۔ فَإِنَّ مُطْلِقَ النَّبُوَّةِ لَمْ

يُؤْتَفَعْ وَاقْتَادَرَتْ نَبُوَّةُ التَّشْرِيعِ - ترجمہ مطلق نبوت نہیں ختم ہوئی بلکہ صرف نبوت تشریعی ختم ہوئی ہے۔

(۴) حضرت مجدد الف ثانی اپنی مکتوبات جلد ۱ میں فرماتے ہیں۔ "حصول کمالات نبوة متابعین" اور طریق تبعیت

ووراثت بعد از نبوت قائم الرسل خاتمت اور نبوت و لا یکن من المشرکین - ترجمہ پس قائم الرسل کی بعثت کے

بعد کمالات نبوت کا حصول متابعین کے لئے اقبلہ اور ورثہ کے طریق پر خاتمت کے معنای نہیں پس تو اس میں شک کہ نبیوں کے

(۵) مرزا مظہر جان جانا اپنی معات مظہری ص ۵۷ پر فرماتے ہیں۔ "ہیج کمال" غیر از نبوت بالاضافہ ختم نہ کر دینا۔

و مبد ر فیاض نخل و درین ممکن نیست - یعنی کوئی فیضان سوائے نبوت بلا واسطہ کے بند نہیں ہوا۔ اور مبد ر فیاض

سے نخل و درین ممکن ہی نہیں۔



(۶) مولانا مولوی محمد قاسم صاحب ناولہوی اپنی کتاب تحذیر انکس ص ۲۵ پر فرماتے ہیں :-  
 ”بالفرض بعد زمانہ نبویؐ ابھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی غایت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ  
 آنے کا۔“

## بیعت کے الفاظ

حضرت فضل عمر میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ  
 مندرجہ ذیل الفاظ میں (ہاتھ میں ہاتھ مضامین کی طرح کالے کالے بیعت لیتے ہیں :-  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ (تین بار۔ اس کے بعد) آج میں احمدی سلسلہ میں محمود کے ہاتھ  
 پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آئندہ  
 بھی تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ شرک  
 نہیں کروں گا۔ اسلام کے تمام حکام کو بجالانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 سلم کو خاتم النبیین یقین کر دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعویٰ پر ایمان رکھوں گا  
 جو تم نیک کام بتاؤ گے ان میں تمہاری فرمانبرداری کروں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ  
 وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ (تین بار) رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفُ  
 بِنِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (تین بار) اے میرے رب میں نے اپنی  
 جان پر ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا  
 اور کوئی بخشنے والا نہیں :- آمین :-

(اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ ہاتھ اٹھا کر معہ حاضرین دعا کرتے ہیں)

## بیعت کرنے کی غرض

تمام مخلصین دظہین سلسلہ اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کے یہ غرض یہ ہے کہ تانہا کی محبت بخندری ہو اور اپنے مولیٰ اور رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی محبت اس پر غالب آئے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفاقت کردہ معلوم نہ ہو :- (آسمانی فیصلہ)



# صبح الزمان نے اگر کیا کام کیا؟

۱۔ وہ تمام احکام دین جن کو خیالِ باطل کی طرح بھٹلادیا گیا تھا۔ انکو اگر نہ صرف از سر نو تازہ کیا بلکہ انہیں ایک نئی زندگی کی طرح پھونکی : ۲۔ آپ نے اگر ایک ایسی جماعت کھڑی کر دی جو دینِ اسلام اور آنحضرت صلیم کی تعلیم کو تمام عالم میں پھیر کر تبلیغ کرتی اور مالی و دہانی قربانی کے لئے ہر طرح کمر بستہ رہتی ہے : ۳۔ آپ نے والدین کی خدمت اور حقوقِ نسواں پر زور دیکر انکی عظمت کو جو صدیوں سے لوگوں کے دلوں سے اٹھ چکی تھی دوبارہ قائم کیا : ۴۔ اسلام پر جتنے راجعہ اعتراضات غیر مذاہب نے کئے تھے ان کے قائل اور تسلی بخش جواب دیکر اسلام کے یزانی چہرہ کو جو خاک آلود ہو چکا تھا دوبارہ اگر دھو دیا : ۵۔ شرک و بدعات جو لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکے تھے آپ نے انکو مٹایا اور توحید کو قائم کیا : ۶۔ حیاتِ سیر کے باطل عقیدہ کو رد کر کے عیسائیت کا قلع قمع کیا۔ اور آپ نے اپنے آقا سید المرسلین آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی ثابت کیا اور جبرائیل کے تمام گوشہ انبیاء کو وفات یافتہ قرار دیکر اپنے آقا کی عزت کو دوبارہ قائم کیا : ۷۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق مخلوق میں جو شک و شبہ تھی آپ نے اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی کو زندہ ثابت کیا۔ اور آپ نے فرمایا کہ خدا جس طرح قدیم سے کلام کرتا تھا اب بھی کرتا ہے۔ اور خود ملہم ہونے کا دعویٰ کر کے بتلادیا کہ اللہ تم واقعی اب بھی اپنے بندوں سے کلام کیا کرتا ہے اور اسلئے کہ تارہنگا :

۸۔ آپ نے اسلام اور آنحضرت صلیم کی صداقت پر بڑی ضخیم کتب تصنیف کیں اور غیر مذاہب کو کئی انعامی تبلیغ دے کر وہ میرے ساتھ اسلام اور آنحضرت صلیم کی صداقت پر بحث کر لیں لیکن کسی کو یہ بہت نہ ہوئی کہ آپ کے مقابلہ میں اگر بحث کرتا۔ اور نہ ہی کسی نے ان کتب کے جواب میں کوئی تحریر ہی جواب دیا : ۹۔ آپ نے اگر عیسائیوں کے خدا کو مردہ ثابت کیا۔ اور جس طرح حدیثوں میں اسے کامبر الصلیب کہا گیا تھا آپ نے صلیب کو پاش پاش کر دیا۔ امریکہ میں ایک عیسائی مقابلہ کے لئے اٹھا۔ لیکن آپکی دعا سے جلد ہی ہلاک ہو گیا۔ اور اسی طرح یہ بھی ایک صلیب تھی جو آپ کے ہاتھوں پاش پاش ہوئی۔ خداوند اتھم اور دیگر کئی ایک عیسائیوں نے مقابلہ کے لئے سر اٹھایا لیکن وہ آپکی دعا سے جلد ہی ہلاک ہو گئے۔ اور آپ کو چودھویں صدی کا مسیح موعود کا سر صلیب ثابت کر گئے : ۱۰۔ آپ نے اگر خنزریوں کو قتل کیا۔ یعنی جو لوگ خنزیر صفت ہو چکے تھے انکو قتل کیا۔ مندرجہ بالا ہر دو عیسائیوں کا ہلاک ہونا بھی قتل خنزیر ہی تھا۔ اس کے علاوہ وہ لوگ بھی جو عیسائیوں کے ہم خیال تھے اور آپ کی مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھ گئے۔ تو اللہ تم نے انکو ہلاک کر دیا۔ اور وہ آپکی صداقت پر ہر صدقہ ثابت کر گئے : ۱۱۔ وہ علماء جو دین اور روحانیت کے لحاظ سے بالکل مردہ ہو چکے







# مایوس مریضوں کو خوشخبری

ہمیں اپنے آباء و اجداد کی پرانی قلمی جدی کتب میں سے بعض مفید مخرجات دستیاب ہوئے ہیں۔ رفاہ عام کے فائدہ کے لئے ذیل میں چند مخرجات درج کئے جاتے ہیں۔ جو ہمارے مطب میں ہمیشہ استعمال کئے جاتے ہیں :-

**طلار عزیز** جنہوں نے اپنی جوانی کو اپنے اکسیر طحال کے لئے یہ عرق نہایت

صحت کو بحال کر کے ایک نئی زندگی کی روح پھونکنے والا آج تک طبی دنیا میں ایسا طلاء نہیں بنایا گیا۔ جیسے ہم نے بڑی محنت و جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ جو جالہ امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک فہ آزار کہ ہمارے شفا خانہ کو داد و تحفے کی قیمت میں روپیے فی تولد۔ علاوہ محصول ڈاک۔ پر چکر کر لیتا تھا ہمراہ ہوگا۔ جو اصحاب جربانی بیماری میں

**سفوف اکسیر** کرتے تھے گئے ہوں۔ تو ہماری تیار کردہ سفوف اکسیر استعمال کریں۔ انشاء اللہ دو ہفتہ استعمال کرنے سے تمام کمزوری اور نفاہت کو دور کر کے اصلی طاقت پیدا کرتی ہے۔ آزمائش شرط ہے قیمت خوراک دو ہفتہ دور روپے آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

**چمک پیرمہ** یہ ایک نہایت موثر دوا ہے جس سے ہزاروں جانیں بچ گئی ہیں اور ہو ہی ہیں اس لئے ہم نے جو ب اکسیر دہ تیار کی ہے جس کے استعمال سے ضیق النفس۔ نزہ۔ زکام دور ہو کر مریض ایک ماہ کے اندر صحت یاب ہو جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ خوراک ایک ماہ تین روپے علاوہ

**حکیم غلام مری محمد رضا احمدیہ نہ نکات میانی** شفا خانہ نہ نکات میانی شہر لاہور



احمدیہ سلسلہ میں داخل ہونے کے

# دس شرطیں طبعیت

۱۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شریک سے بھرتی نہیں ہوگا۔ ۲۔ یہ کہ جھوٹ، زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور بھاد کے طریقوں سے بچنا ہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے ۳۔ یہ کہ بلا مانعہ بخیر وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا ہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنالے گا۔ ۴۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی اجازت تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۵۔ یہ کہ ہر سال رنج و راءس و سر و سر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایذا و اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے ابھی راہ میں تیار ہوگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ اسے قدیم بڑھائے گا۔ ۶۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز رہے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں مستور عمل قرار دے گا۔ ۷۔ یہ کہ کبر اور تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور علیین اور مسکینوں سے زندگی بسر کرے گا۔ ۸۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ ۹۔ یہ کہ عام مصلحت اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

۱۰۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار طاعت اور معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(از کلمات طبیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)



# تعطیلات عہد الہند کے دیوانی ضوابط ۱۹۳۲ء

تعداد	یوم	تاریخ	نام تہوار	تعداد	یوم	تاریخ	نام تہوار
۱	جمعہ	یکم جنوری	نیو یسٹ	۱	جمعہ	۱۸ جولہ	نیو یسٹ
۱	پنجشنبہ	۱۳	سکری سکرگات	۱	جمعہ	۱۳	لوہری
۱	جمعہ	۵ فروری	جمہ الوداع	۱	جمعہ	۲۳ مارچ	جمہ الوداع
۱	شنبہ	۶	مون امادس	۱	جمعہ	۲۵	عید الفطر
۱	شنبہ	۹	عید الفطر	۱	جمعہ	۱۱	بہشت بختی
۱	پنجشنبہ	۱۱	بہشت بختی	۱	جمعہ	۲۲ اپریل	شیوارتری
۲	شنبہ تا یکشنبہ	۱۵ تا ۱۶	شیوارتری	۱	منگل	۲۵	مونامی
۱	درشنبہ	۱۶	سونواتی امادس	۱	منگل	۲۵	امادس
۳	شنبہ تا چارشنبہ	۲۱ تا ۲۳	ہول	۱	جمعہ	۲۵	ہولی
۱	درشنبہ	۲۹	آئینوں کا میلہ	۱	جمعہ	۲۵	ہول
۱	درشنبہ	۱۲ اپریل	پیساکھی	۱	جمعہ	۲۵	ہول
۱	پنجشنبہ	۱۳	درگاشٹنی	۱	جمعہ	۲۵	ہول
۱	جمعہ	۱۵	رام ٹومی	۱	جمعہ	۲۵	ہول
۲	پنجشنبہ تا درشنبہ	۱۸ تا ۱۹	عید الفطر	۱	منگل	۲۹	ہول
۱۰	شنبہ تا پنجشنبہ	۱۹ تا ۲۸	محرم الحرام	۱	منگل	۲۹	ہول
۱	شنبہ	۱۳	دکوریادے	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	پنجشنبہ	۲۲	مہاپیر کا میلہ	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	شنبہ	۲۲	ایساڈے	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	جمعہ	۲ جون	سالگرہ قیصرینہ	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	شنبہ	۲۵	چیم شہزادے کے گاہا مٹی	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	پنجشنبہ	۳۰	بنک ہائیڈے	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	پنجشنبہ	۱۲ اگست	گاہا مٹی شریف	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۱۴ جولائی	ولادت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	شنبہ	۶ اگست	نامک بختی	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۲	شنبہ و چارشنبہ	۲۲-۲۳	جنم آئینی	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۱۹ تا ۲۰ اکتوبر	تعطیل کلان	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۱۳ ستمبر	اننت چودش	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۱۶ اگست	سسلو	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	پنجشنبہ	۱۵ ستمبر	چاند گڑھن	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	پنجشنبہ	۲۱ ستمبر تا ۲۰ اکتوبر	تعطیل	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	پنجشنبہ تا یکشنبہ	۲۳ تا ۲۴	دسہرہ	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۲۵ ستمبر	ہالیہ امادس	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۲	جمعہ تا شنبہ	۲۸-۲۹ اکتوبر	دیوالی	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۸ نومبر	دیوان خان ہیکادشی	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	یکشنبہ	۱۳	ولادت حیدر کرارہ	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۱۳	کاشی کشان	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	شنبہ	۲۶	محب معراج شریف	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۱۳ دسمبر	شب قدر	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۸	پنجشنبہ تا چارشنبہ	۲۸ تا ۳۱	برے دن	۱	جمعہ	۲۹	ہول
۱	درشنبہ	۲۸ تا ۳۱	ایسٹریڈے	۱	جمعہ	۲۹	ہول

نوٹ :- مذکورہ بالا تعطیلات کے علاوہ ہر توار کو تعطیل ہوتی ہے اگر کام کی تیاری ہو تو ہر مہینہ آخری ہفتہ کو بھی تعطیل ہوتی ہے تمام عدا ہا دیوانی ستمبر کے مہینہ میں بند رہیگی۔ پہاڑی علاقہ متعلقہ مہینے میں چھوٹ دیوانی کاروبار کے لیے ۲۲ اگست سے ۱۲ اکتوبر تک بند رہیگی۔